WE.11.Sep.2024
VOLUME:19 NO: 232
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز بدھ 11/ستمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 232
7/ربیع الاول 1446ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

حضرت مولانا کلیم صدیقی اور اُن کے رُفقاء قصوروار قرار دیا، آج سزا کا اعلان متوقع

لکھنؤ: 10/ستمبر: (ایجنسیز) اتر پردیش کی دارالحکومت لکھنؤ کی ایک عدالت نے معروف اسلامی مبلغ مولانا کلیم صدیقی اور ان کے رفقاء کو تبدیلی مذہب کیس میں قصوروار قرار دے دیا ہے۔ مولانا کلیم صدیقی، جو کہ ہندوستان کے ایک مشہور داعی اسلام اور تبلیغی شخصیت ہیں، پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک منظم نیٹ ورک کے ذریعہ غیر قانونی طور پر لوگوں کو مذہب تبدیل کرانے کا کام کیا۔ اس کیس میں مولانا کے ساتھ ان کے کئی قریبی ساتھی بھی شامل تھے، جنہیں بھی عدالت نے قصوروار پایا ہے۔ یہ کیس 2021 میں اس وقت سامنے آیا جب اتر پردیش پولیس نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں تبدیلی مذہب کے ایک بڑے نیٹ ورک کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ پولیس کا الزام تھا کہ اس نیٹ ورک کے ذریعے خاص طور پر کمزور اور پسماندہ طبقات کے افراد کو دھوکہ دہی، لالچ اور زبردستی کے ذریعے اسلام قبول کرایا جا رہا تھا۔ اس نیٹ ورک کی تحقیقات کے دوران مولانا کلیم صدیقی کا نام سامنے آیا، جو ملک بھر میں اپنی اسلامی خدمات اور تبلیغی سرگرمیوں کے حوالے سے جانے جاتے ہیں۔ مولانا صدیقی پر الزام ہے کہ وہ اس نیٹ ورک کی قیادت کر رہے تھے اور مالی امداد فراہم کر رہے تھے تاکہ بڑے پیمانے پر مذہب تبدیل کرایا جا سکے۔ ساتھ ہی یہ دعویٰ کیا گیا کہ مولانا اور ان کے ساتھیوں نے غیر قانونی طریقہ سے مذہب تبدیل کرانے کے لیے دیگر ریاستوں میں بھی سرگرمیاں انجام دیں۔ لکھنؤ کی عدالت میں مقدمے کی سماعت کے دوران استغاثہ نے الزام لگایا کہ مولانا کلیم صدیقی اور ان کے ساتھیوں نے منصوبہ بند طریقے سے لوگوں کو مذہب تبدیل کرانے کے لیے دھوکہ دہی اور لالچ کا سہارا لیا۔ استغاثہ کے مطابق، اس نیٹ ورک کا مقصد خاص طور پر ایسے افراد کو ہدف بنانا تھا جو مالی طور پر کمزور اور سماجی طور پر پسماندہ تھے۔ عدالت میں پیش کیے گئے شواہد کے مطابق، مولانا صدیقی اور ان کے ساتھیوں نے مختلف پروگراموں کے ذریعے ان افراد کی مدد کی، لیکن اس کا مقصد ان کا مذہب تبدیل کرانا تھا۔ عدالت نے تمام شواہد اور گواہوں کی روشنی میں مولانا کلیم صدیقی اور ان کے ساتھیوں کو قصوروار قرار دیا۔ عدالت نے کہا کہ مولانا اور ان کے رفقاء کا کردار اس معاملے میں کلیدی تھا اور ان کے نیٹ ورک نے قانونی اور آئینی اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے۔ مولانا کلیم صدیقی نے اپنے اوپر عائد الزامات کی ہمیشہ سے تردید کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی تمام سرگرمیاں آئین کے دائرے میں ہیں اور وہ صرف تبلیغی کام کر رہے تھے، جو کہ ہندوستان کے آئین کے تحت ہر شخص کا حق ہے۔ مولانا کے مطابق، انہوں نے کبھی کسی کو زبردستی یا لالچ دے کر مذہب تبدیل نہیں کرایا، بلکہ جو بھی لوگ اسلام قبول کرتے ہیں وہ اپنی مرضی اور خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ مولانا کے وکلاء نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ تبدیلی مذہب ایک شخصی حق ہے اور اس کا غلط استعمال نہیں کیا جانا چاہیے۔ مولانا نے دعویٰ کیا کہ ان کے خلاف الزامات سیاسی اور مذہبی بنیادوں پر عائد کیے گئے ہیں تاکہ ان کی خدمات اور تبلیغی کاموں کو نقصان پہنچایا جا سکے۔ مولانا کلیم صدیقی اور ان کے رفقاء کو قصوروار قرار دیے جانے کے بعد ملک بھر میں مختلف ردعمل سامنے آئے ہیں۔ مولانا کے حامیوں اور متعدد اسلامی تنظیموں نے اس فیصلے پر تنقید کی ہے اور اسے ناانصافی قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مولانا ہمیشہ قانون کا احترام کرتے رہے ہیں اور ان کی تبلیغی سرگرمیاں مکمل طور پر قانونی ہیں۔

گجرات کے شہر سورت میں گنیش پنڈال پر مبینہ سنگباری کرنے والے مسلم نوجوانوں کو پولیس عدالت میں پیش کرنے لاتے ہوئے۔

حج درخواست فارم جمع کرنے کی نئی آخری تاریخ 23 ستمبر

نئی دہلی: 10/ستمبر: (ایجنسیز) حج کمیٹی آف انڈیا نے صوبائی حج کمیٹیوں، حج سے وابستہ سرکاری وغیر سرکاری تنظیموں، پاسپورٹ آفس کی تعطیلات، بعض ریاستوں/علاقوں میں شدید بارش کے سبب نظام زندگی کے متاثر ہونے اور خود عازمینِ حج کے شدید مطالبے پر حج درخواست فارم جمع کرنے کی تاریخ میں توسیع کی ہے۔ وزارتِ اقلیتی امور حکومتِ ہند میں ڈائریکٹر اور حج کمیٹی آف انڈیا کے سی ای او ڈاکٹر لیاقت علی آفاقی آئی آر ایس نے بتایا کہ حج کمیٹی آف انڈیا کے تحت حج پر جانے کے خواہشمند عازمین اب 23 ستمبر 2024 تک حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ یا موبائل پر 'حج سوویدھا ایپ' کے ذریعے آن لائن درخواست بھر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر آفاقی نے درخواست دہندگان کو ہدایتی مشورہ دیا کہ حج فارم بھرنے سے پہلے گائیڈ لائنز حج 2025 اور حلف نامہ کا پوری توجہ سے مطالعہ کر لیں۔ سی ای او حج کمیٹی آف انڈیا نے خواہشمند عازمین سے گزارش کی ہے کہ توسیع شدہ تاریخ تک حج درخواست فارم ضرور جمع کر دیں، چونکہ اب تاریخ میں توسیع تقریباً ناممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزارتِ حج و عمرہ مملکتِ سعودی عربیہ کی ہدایت و خواہش کے مطابق حج 2025 کے تمام انتظامی امور اکتوبر تک مکمل کر لیے جائیں گے۔ ڈاکٹر آفاقی نے عازمین سے مزید اپیل کی کہ حج 2025 کے لیے بنائے گئے نظام الاوقات پر ضرور عمل کریں، تاکہ ویزے کی حصولیابی، رہائش، ہوائی ٹکٹ اور دیگر انتظامات وقت پر صحیح سے مکمل ہو سکیں۔ ڈاکٹر آفاقی نے مزید بتایا کہ اب تک تقریباً 115000 (ایک لاکھ پندرہ ہزار) عازمین حج 2025 کے لیے رجسٹریشن کر چکے ہیں، جن میں مہاراشٹر، گجرات، کیرالہ، اتر پردیش اور کرناٹک سے بالترتیب سب سے زیادہ عازمین حج کے لیے رجسٹریشن کرا چکے ہیں۔ جبکہ تقریباً 2500 (ڈھائی ہزار) سے زائد بغیر محرم کے خاتون عازمین حج کے لیے رجسٹریشن کرا چکی ہیں۔ ڈاکٹر آفاقی نے کہا کہ عازمین کسی بھی معلومات اور دشواری کے حل کے لیے صرف حج کمیٹی آف انڈیا کی ویب سائٹ اور ریاستی حج کمیٹیوں کے دفاتر سے رابطہ کریں یا حج کمیٹی آف انڈیا کے ہیلپ لائن نمبر 022-22107070 سے معلومات حاصل کریں۔

مسلمانوں میں برقعہ تقسیم کرنے والوں کو انتخاب میں برقعہ پہننا پڑے گا: سنجے راؤت

ممبئی، 10، ستمبر (ایجنسیز) وزیر اعلی ایکناتھ شندے کی شیوسینا مسلم خواتین کو برقعے بانٹ رہی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب شیوسینا مسلم خواتین میں برقعے تقسیم کر رہی ہے۔ اس حوالے سے ممبئی کے بائیکلہ علاقے میں کئی مقامات پر ہورڈنگز لگائے گئے تھے یہ ہورڈنگز شندے گروپ کے ایم ایل اے یامنی جادھو نے لگوائے اسکے بعد مسلم اکثریتی علاقے مدنپور میں باقاعدہ ایک پروگرام منعقد کر کے مسلم خواتین کو برقعے تقسیم کیے گئے۔ اب ادھو گروپ کے رکن پارلیمنٹ سنجے راوت نے شیوسینا کے اس فیصلے پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سنجے راوت نے ایک بیان میں کہا کہ پارٹی چھوڑنے والے رکن اسمبلی کو بھی برقع پہنایا جائے، کیونکہ آنے والے انتخابات میں انہیں برقع میں عوام کا سامنا کرنا پڑے گا، ورنہ لوگ ان پر جوتوں سے حملہ کریں گے۔ انہوں نے رکن اسمبلی کو غدار قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ الیکشن جیتنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں۔ راؤت نے اس تضاد کی نشاندہی کی کہ جہاں یہ لوگ برقع بانٹ رہے ہیں وہیں دوسری طرف ان کے لیڈر اسکولوں اور کالجوں میں برقع پہننے کی مخالفت کر رہے ہیں۔ واضح رہے کہ رواں سال لوک سبھا انتخابات میں یامنی جادھو اس علاقے سے الیکشن ہار گئی تھیں، کیونکہ یہ مسلم اکثریتی علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لیے مانا جا رہا ہے کہ اسمبلی انتخابات سے پہلے مسلم رائے دہندگان کو راغب کرنے کے لیے اس طرح کے پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں اور شیوسینا کی جانب سے مسلم خواتین کو برقعے تقسیم کیے جا رہے ہیں۔

منی پور: مشکوک انتہا پسندوں کے ذریعہ اغوا کیے گئے سابق فوجی کی لاش برآمد

شانتی پور: 10/ستمبر: (ایجنسیز) منی پور کے شانتی پور علاقے میں 7 ستمبر کو مشکوک انتہا پسندوں کے ذریعہ اغوا کیے گئے فوج کے سبکدوش ایک جوان کی لاش دو دنوں کی تلاشی مہم کے بعد مل چکی ہے۔ اس معاملے میں ایک پولیس افسر نے بتایا کہ لم لال ماٹے کی لاش پیر کو امپھال مغرب اور کانگپوکپی ضلع کے درمیان ایک سرحدی علاقے میں ملی۔ حالانکہ پولیس کے ذریعہ ابھی تک موت کی تفصیل نہیں دی گئی ہے۔ مارے گئے سابق فوجی کے بیٹے تھانگ من لن ماٹے نے کانگپوکپی ضلع کے گمنوم ساپر مینا پولیس تھانہ میں اطلاع اول درج کرائی تھی۔ اس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان کے والد کا مشکوک انتہا پسندوں نے اس وقت اغوا کر لیا تھا جب وہ اتوار کو شانتی پور میں گھریلو سامان خریدنے گئے تھے۔ تھانگ من لن نے ایف آئی آر میں کہا "آج (پیر) مجھے سوشل میڈیا کے توسط سے پتہ چلا ہے کہ میرے والد کا گماؤ علاقے میں قتل کر دیا گیا۔" سبکدوش فوجی کے بیٹے نے اپنے والد کے قاتلوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ کوکی طبقہ کے مقامی لوگوں نے بتایا کہ فوج کے سابق حولدار ماٹے کانگپوکپی ضلع کے موٹبنگ گاؤں کے رہنے والے تھے اور اتوار کو غلطی سے کار ڈرائیو کرتے ہوئے بفرزون پار کر کے سیکمئی علاقے میں داخل ہو گئے تھے۔ شبہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ ماٹے کا قتل کیا گیا ہے۔ ذات پر مبنی تشدد بھڑکنے کے بعد سے دونوں دونوں طبقوں کے درمیان لڑائی کو روکنے کے لیے میتئی طبقہ کے غلبہ والی وادیوں اور کوکی طبقہ کی رہائش والی پہاڑی علاقوں پر سنٹرل فورس کو تعینات کیا گیا ہے۔ گزشتہ برس 3 مئی کو ذات پر مبنی لڑائی شروع ہونے کے بعد سے دونوں طبقوں کے لوگ ایک دوسرے کے علاقوں میں داخل ہونے سے پرہیز کرتے ہیں۔ غور طلب رہے کہ اس سال یکم ستمبر سے ریاست میں ایک بار پھر تشدد میں اضافہ ہوا ہے۔ اس دوران خواتین اور بزرگ سمیت کم سے کم 10 لوگوں کا قتل کر دیا گیا جبکہ 20 سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ آسام رائفلس، مرکزی مسلح افواج اور منی پور پولیس کی مشترکہ فورسز نے بھی انتہا پسندوں کو پکڑنے کے لیے ریاست میں اپنی انتہا پسند مخالف مہم چلا رکھی ہے۔

گیتا پریس پر ہوا سائبر حملہ

نئی دہلی: 10/ستمبر: (ایجنسیز) مشہور و مقبول گیتا پریس پر سائبر حملہ کی خبریں سامنے آ رہی ہیں۔ جعلسازوں نے انٹرنیٹ کے ذریعہ گیتا پریس کی شبیہ خراب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے میں پانچ ذمہ دار قارئین نے گیتا پریس کو ای میل کر جانکاری دی اور کہا کہ شرارت پسند عناصر نے بھگوان شری کرشن کی گوپیوں کے ساتھ قابل اعتراض تصویر گیتا پریس سے شائع بتا کر مشتہر کر دیا ہے۔ دراصل گزشتہ دنوں مذکورہ قابل اعتراض تصویر کے ساتھ 'ایکس' ہینڈل پر جنماشٹمی کی مبارکباد پیش کی گئی تھی، جبکہ یہ تصویر گیتا پریس کے البم میں موجود ہی نہیں ہے۔ یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد گیتا پریس مینجمنٹ نے 'ایکس' مینجمنٹ کو خط لکھ کر اعتراض ظاہر کیا ہے اور گزارش کی ہے کہ یہ تصویر ہٹائی جائے، کیونکہ اس سے گیتا پریس کی شبیہ خراب ہو رہی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ 'ایکس' پر منوج سنگھ دُبا کے اکاؤنٹ سے شری کرشن سے متعلق چیر ہرن (کپڑے کھینچنے والی) کی تصویر پوسٹ کی گئی۔ اس کے نیچے لکھا گیا ہے کہ 'یہ تصویر گیتا پریس گورکھپور کی کلیان میگزین میں شائع ہوئی تھی۔ سبھی ہندوؤں کو کرشن جنماشٹمی کی پرخلوص مبارکباد۔'

راہل گاندھی کے سچ بولنے سے بی جے پی کا پورا نظام گھبرا گیا

ان کی 'خوف کی سیاست' ناکام ہو گئی: کانگریس

نئی دہلی: 10/ستمبر: (ایجنسیز) کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال نے امریکہ میں راہل گاندھی کے تبصروں کو لے کر بی جے پی کے حملے پر جوابی حملہ کرتے ہوئے منگل کے روز کہا کہ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر کے سچ بولنے سے بی جے پی کا پورا نظام گھبرایا اور لڑکھڑایا ہوا ہے۔ کانگریس لیڈر کا کہنا ہے کہ بی جے پی کو یہ سمجھنا چاہیے کہ اس کی یا وزیر اعظم نریندر مودی کی مذمت ہندوستان کی مذمت نہیں ہے۔ کے سی وینوگوپال نے 'ایکس' پر اس تعلق سے ایک پوسٹ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ "بی جے پی پورا نظام گھبرایا ہوا ہے اور لڑکھڑا رہا ہے کیونکہ راہل گاندھی جی نے بالکل سچ بولا ہے۔ 'مودی کا بلبلہ' پھوٹ گیا ہے۔ ان کی خوف کی سیاست ناکام ہو گئی ہے، اور کوئی بھی انھیں یا ان کے 'چیئر لیڈرس کے بینڈ' کو سنجیدگی سے نہیں لیتا ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں کہ "راہل جی نے بار بار بی جے پی-آر ایس ایس کی نفرت اور تقسیم کی خطرناک سیاست کے بارے میں آگاہ کیا ہے۔ ان کا پورا مشن عوامی زندگی میں محبت، احترام و انکساری لانا اور اس نظریہ کو فروغ دینا ہے کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں کئی نظریات اور شناخت ایک ساتھ وجود میں ہیں۔" کانگریس لیڈر نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ بی جے پی-آر ایس ایس اس تنوع کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے کہا کہ بی جے پی کے لیے امریکہ میں راہل گاندھی کے ذریعہ دیے گئے بیانات کے بارے میں شکایت کرنا بھی پاکھنڈ ہے کیونکہ وزیر اعظم اپنی گھسی پٹی بات کی '2014 سے پہلے 60 سالوں میں کچھ نہیں ہوا' کو دہرانے کا ایک بھی موقع نہیں گنواتے، جو حقیقت میں ایک بے عزتی ہے۔ وینوگوپال کا کہنا ہے کہ بی جے پی کے لیے اچھا ہوگا کہ وہ تنقید کو تعمیری ڈھنگ سے لے، بجائے اس کے کہ جب اسے آئینہ دکھایا جائے تو وہ بے معنی غصہ ظاہر کرے۔ اس سے قبل کانگریس کے میڈیا سیل کے چیف پون کھیڑا نے بھی کہا کہ اہم اپوزیشن پارٹی کی شکل میں جب کانگریس ہندوستان میں حکومت کی تنقید کرتی ہے تو پوری دنیا سنتی ہے اور جب وزیر اعظم نریندر مودی 'کپڑوں سے پہچاننے' کی بات کرتے ہیں اور ہندو-مسلمان کرتے ہیں تب بھی پوری دنیا سنتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "بی جے پی کب سے ہندوستان ہو گئی کہ بی جے پی کی مذمت کرنے کا مطلب ہندوستان کی مذمت کرنا ہے۔ بی جے پی یا نریندر مودی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے کہ ان کی مذمت ہندوستان کی مذمت کرنا ہے۔ یہ (نظریہ) غلط ہے۔" کھیڑا یہ بھی کہتے ہیں کہ "ہندوستان کے معماروں کی مذمت جب یہ (وزیر اعظم) کرتے ہیں تو کسی کی مذمت کرتے ہیں؟ اس وقت ہم ان کی پالیسیوں کی مذمت کریں گے، سوال اٹھائیں گے، ہمارا کام ہے۔ ان کو کیا اعتراض ہے۔" کانگریس لیڈر پون کھیڑا کا کہنا ہے کہ "جہاں تک بات انتخابات کی غیر جانبداری کی ہے تو ایک آزاد ادارہ نے اپنے اعداد و شمار رکھے کہ کس طرح 79 لوک سبھا سیٹ پر بے ضابطگی ہوئی۔ اچانک ووٹ بڑھ جاتا ہے، یہ بات سب کے سامنے ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "کانگریس اقتدار میں آنے کے بعد ذمہ دار لوگوں کے خلاف کارروائی کرے گی۔ جب ہم سوال ملک میں پوچھتے ہیں تو تب بھی پوری دنیا سنتی ہے، جب وزیر اعظم اٹپٹی بات کرتے ہیں، جب من کی بات کرتے ہیں، جب کپڑوں سے پہچاننے کی بات کرتے ہیں، جب ہندو-مسلمان کر رہے ہوتے ہیں تب بھی پوری دنیا سنتی ہے۔ کیا بی جے پی کو اتنی سمجھ نہیں ہے۔" کھیڑا نے یہ بھی کہا کہ بی جے پی حجاب کی مخالفت کرتی ہے، اور اگر آج حجاب کی بات ہے تو کل یہ بات سکھوں کی پگڑی تک پہنچ سکتی ہے۔

سورت میں دو گروپس میں جھڑپوں کے بعد مسلمانوں کی دکانیں منہدم

سورت: 10/ستمبر: (ایجنسیز) گجرات کے شہر سورت میں گنپتی تہوار کے دوران ایک پنڈال پر مبینہ سنگباری سے گنیش کی مورتی کو نقصان پہنچا۔ پولیس نے پیر کے دن یہ بات بتائی۔ سید پورہ میں اتوار کی رات دیر گئے پیش آئے واقعہ کے سلسلہ میں جب چند کمسن لڑکوں کو حراست میں لیا گیا تو تقریباً 300 افراد کا ہجوم لال گیٹ پولیس اسٹیشن پر جمع ہو گیا اور احتجاج کرنے لگا۔ 2 گروپس نے ایک دوسرے پر سنگباری کی جس میں بعض پولیس والے زخمی ہو گئے۔ علیحدہ اطلاعات کے مطابق گجرات کے شہر سورت کے علاقے سید پورہ میں گنیش پنڈال کے معاملے پر فرقہ وارانہ کشیدگی کے بعد اب مسلمانوں کی دکانوں کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ مقامی انتظامیہ نے ان دکانوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے انہدامی کارروائی کی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ یہ دکانیں بغیر کسی قانونی اجازت کے تعمیر کی گئی تھیں اور اس لیے ان کو گرایا جا رہا ہے۔ تاہم، مقامی لوگوں کا کہنا ہے کہ انہدام کی یہ کارروائی فرقہ وارانہ تنازعے کا نتیجہ ہے، جو گنیش پنڈال کے مسئلے سے شروع ہوئی تھی۔ متاثرہ مسلمان دکانداروں کا کہنا ہے کہ انہیں کسی قانونی نوٹس یا وقت دیے بغیر ان کی دکانوں کو مسمار کیا جا رہا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ کارروائی انہیں نشانہ بنانے کے لیے کی جا رہی ہے کیونکہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے بعد ان پر الزام عائد کیا گیا تھا۔ متاثرہ دکانداروں نے اس انہدام کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے اور عدالت میں اس کے خلاف جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں انصاف دلانے کے لیے وہ ہر ممکن قدم اٹھائیں گے۔

اتر پردیش کے 513 مدارس نے اپنی منظوری کو واپس کر دیا

لکھنو: 10/ستمبر: (ایجنسیز) اتر پردیش سے ایک بڑی خبر یہ سامنے آ رہی ہے کہ 513 مدارس نے اپنی منظوری کو سرینڈر کر دیا ہے۔ ریاستی مدرسہ بورڈ نے اس سلسلے میں کارروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے معاملہ رجسٹرار کے پاس بھیج دیا ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ جن مدارس نے اپنی منظوری کو سرینڈر کیا ہے، ان میں سے بیشتر مدارس بیسک ایجوکیشن کونسل سے منظوری لے رہے ہیں۔ یعنی اب یہ مدارس کچھ دنوں میں اسکول کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اتر پردیش کے 513 مدارس کے ذریعہ الگ الگ اوقات میں ریاستی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کی منظوری چھوڑنے کی عرضی دی تھی، اور اس سے متعلق تجویز کو منگل کے روز بورڈ کی میٹنگ میں ہری جھنڈی دے دی گئی۔ بورڈ کا کہنا ہے کہ ریاست کے کئی اضلاع سے تقریباً 513 مدارس نے مدرسہ بورڈ سے منظور واپس لینے کی عرضی دی۔ اس سے متعلق تجویز کو آج ہوئی میٹنگ میں آگے کی کارروائی کے لیے بورڈ کے رجسٹرار کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ میٹنگ میں موجود رہے مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے رکن قمر علی نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ آج ہوئی میٹنگ میں ریاست کے 513 مدارس کی اس عرضی سے متعلق فیصلہ لیا گیا جس میں انھوں نے اپنی منظوری سرینڈر کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ کئی اسباب کی بنیاد پر مدارس نے اپنی منظوری واپس لینے کی عرضی دی ہے۔ ان میں سب سے اہم وجہ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے منظوری کا نیا طریقہ ہے، جو کہ بہت مشکل ہے۔ پہلے ضلع اقلیتی فلاح افسر کی سطح سے ہی مدارس کو منظوری مل جاتی تھی، لیکن اب یہ اختیار رجسٹرار کو دے دیا گیا ہے۔ ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ ریاستی حکومت نے مدارس کے اساتذہ اور طلبا کے لیے بایومیٹرک حاضری لازمی کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال، یوپی مدرسہ بورڈ کے رکن کا کہنا ہے کہ مدارس کو ایک معین مدت میں اپنی منظوری کی تجدید کرنی ہوتی ہے جو کہ اب بہت مشکل عمل ہے۔ مدارس کو اپنے یہاں بچوں کو پڑھانا ہے، اس لیے ان میں سے کئی مدارس نے بیسک ایجوکیشن کونسل سے منظوری لے لی ہے۔ اتر پردیش میں تقریباً 25 ہزار مدارس ہیں، ان میں سے تقریباً 16 ہزار 500 مدارس ریاستی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ سے منظور شدہ ہے۔

اتراکھنڈ: رودر پریاگ میں کیدارناتھ پیدل راستے پر حادثہ
مٹی کے تودے گرنے سے 3 یاتری ہلاک

دہرادون: 10/ستمبر: (ایجنسیز) اتراکھنڈ کے رودر پریاگ ضلع میں کیدارناتھ قومی شاہراہ پر مٹی کے تودے گرنے سے 3 یاتریوں کی موت ہو گئی ہے۔ تینوں لاشیں پولیس کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ این ڈی آر ایف اور ایس ڈی آر ایف کا بچاؤ آپریشن ابھی بھی جاری ہے۔ رودر پریاگ ڈسٹرکٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ آفیسر نندن سنگھ راجوار نے بتایا کہ سون پریاگ اور گوری کنڈ کے درمیان مونکٹیا کے قریب پیش آنے والے اس حادثے کی اطلاع پیر کی شام تقریباً 30.7 بجے موصول ہوئی۔ نندن سنگھ راجوار نے بتایا کہ ملبے تلے عقیدت مندوں کے دبے ہونے کی اطلاع ملتے ہی پولیس، انتظامیہ، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس اور نیشنل ڈیزاسٹر ریسپانس فورس کی ٹیمیں فوراً موقع پر پہنچ گئیں اور بچاؤ اور راحت کا کام شروع کیا۔ پیر کے روز، ایک مردہ اور تین زخمی افراد کو نکالا گیا اور زخمیوں ایمبولینسوں کے ذریعے سون پریاگ لایا گیا۔ مرنے والے کی شناخت مدھیہ پردیش کے دھار ضلع کے رہنے والے گوپال جی (50) کے طور پر ہوئی ہے۔ اس واقعہ میں زخمی ہونے والوں میں گوپال جی کا بھائی چھگن لال (45) بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ مغربی بنگال کے رہنے والے من پریت سنگھ (30) اور نیپال کے دھنوا کے رہنے والے جیوچ تیواری (60) بھی زخمی ہوئے ہیں۔ حکام نے آج نکالی گئی لاشوں کی شناخت کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی ہے۔ پولیس نے بتایا کہ یاتریوں کی حفاظت کے پیش نظر شام 30.6 بجے کے بعد نقل و حرکت مکمل طور پر روک دی گئی تھی۔ تاہم یہ لوگ اس وقت سے پہلے ہی گوری کنڈ سے سون پریاگ کے لیے روانہ ہو گئے تھے اور راستے میں ان کے ساتھ یہ حادثہ پیش آیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ حادثے میں ہونے والے نقصان کی اصل معلومات ریسکیو آپریشن مکمل ہونے کے بعد ہی مل سکے گی۔

سپریم کورٹ نے مودی کو بچھو کہنے پر تھرور کیخلاف ہتک عزت کی کارروائی پر روک لگا دی

نئی دہلی: 10/ستمبر: (ایجنسیز) سپریم کورٹ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی مبینہ طور پر بچھو سے موازنہ کرنے کے ایک پرانے معاملے میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ ششی تھرور کے خلاف جاری ہتک عزت کی کارروائی پر منگل کو روک لگا دی جسٹس رشی کیش رائے اور آر مہادین کی بنچ نے مسٹر تھرور کو عبوری راحت دی اور اس معاملے میں شکایت کنندہ، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنما راجیو ببر کو نوٹس جاری کیا اور انہیں چار ہفتوں کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت کی۔ سپریم کورٹ نے دہلی ہائی کورٹ کے 9 اگست 2024 کے فیصلے کے خلاف مسٹر تھرور کی طرف سے دائر درخواست پر اپنا یہ حکم جاری کیا، جس نے مجرمانہ ہتک عزت کے مقدمے کو خارج کرنے کی کانگریس کے ایم پی کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ بنچ کے سامنے مسٹر تھرور کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل محمد علی خان نے استدلال کیا کہ ان کا بیان تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 08 اور 09 کے تحت آتا ہے کیونکہ یہ تبصرہ نیک نیتی سے کیا گیا تھا۔

جارج ٹاؤن یونیورسٹی سے راہل گاندھی کا خطاب

'ہندوستان کے مساوی ہونے تک ریزرویشن ختم کرنے پر غور نہیں کریں گے'

واشنگٹن: 10/ستمبر: (ایجنسیز) راہل گاندھی نے امریکہ کی جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں طلباء سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں مساوات نہ ہونے تک ریزرویشن کو ختم کرنے پر غور نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہ جب ہندوستان ایک منصفانہ جگہ بن جائے گا، تبھی ریزرویشن کو ختم کرنے پر بات چیت کی جائے گی۔ راہل گاندھی نے کہا کہ "ہم ریزرویشن کو ختم کرنے پر تب غور کریں گے جب ہندوستان ایک منصفانہ جگہ ہوگا اور ہندوستان ابھی منصفانہ جگہ نہیں ہے۔" انہوں نے اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ مالیاتی وسائل میں قبائل کو 100 روپے میں سے 10 پیسے، دلتوں کو 5 روپے اور او بی سی کو بھی اسی تناسب سے وسائل ملتے ہیں، جو ان کی کم شرکت کی عکاسی کرتا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، "مسئلہ یہ ہے کہ 90 فیصد ہندوستان اپنے حقوق سے محروم ہیں۔ ہندوستان کے کاروباریوں کی فہرست دیکھیں، میں ایسا کیا ہے۔ مجھے قبائلی نام دکھائیں، مجھے دلت نام دکھائیں، مجھے او بی سی نام دکھائیں، سرفہرست 200 میں سے، میں سمجھتا ہوں کہ ایک او بی سی ہے۔ وہ ہندوستان کے 50 فیصد ہیں لیکن ہم مسئلہ کا حل نہیں کر پا رہے ہیں۔" انہوں نے مزید کہا کہ ریزرویشن واحد حل نہیں ہے اور بہت سے لوگوں نے بتایا کہ ان کی ذات کے باعث انہیں سزا دی جا رہی ہے۔ گاندھی نے کہا کہ بڑے پیمانے پر سپلائی بڑھانے، طاقت کی لامرکزیت اور مزید لوگوں کو حکومتی معاملات میں شامل کرنے پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ راہل گاندھی نے کہا، "بہت سے لوگ جو اعلیٰ ذات سے تعلق رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ ہم نے کیا غلط کیا ہے؟ ہمیں کیوں سزا دی جا رہی ہے؟ تو، پھر آپ سوچتے ہیں کہ کچھ چیزوں کی فراہمی کو نمایاں طور پر بڑھایا جائے۔ آپ طاقت کی لامرکزیت کے بارے میں سوچتے ہیں۔ آپ زیادہ لوگوں کو ملک کی حکومت میں شامل کرنے کے بارے میں سوچتے ہیں۔ تمام احترام کے ساتھ، میں نہیں سمجھتا کہ آپ میں سے کوئی بھی کبھی اڈانی یا امبانی بن سکے گا۔ اس کی ایک وجہ ہے۔ آپ نہیں بن سکتے، کیونکہ دروازے بند ہیں۔ تو جنرل کیٹیگری کے لوگوں کے لیے جواب یہ ہے کہ آپ ان دروازوں کو کھولیں۔" یونیفارم سول کوڈ پر بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ جب تک بی جے پی کا مجوزہ مسودہ سامنے نہیں آتا، وہ اس پر تبصرہ نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا، "بی جے پی یونیفارم سول کوڈ کی تجویز دے رہی ہے۔ ہمیں اس کا کوئی علم نہیں ہے۔ تبصرہ کرنا بے معنی ہے۔ جب وہ اسے سامنے لائیں گے، تب ہم اسے دیکھیں گے اور اس پر تبصرہ کریں گے۔" راہل گاندھی نے انڈیا اتحاد کے اراکین کے درمیان اختلافات کے باوجود بہت سے مسائل پر اتفاق رائے کا ذکر کیا، بشمول ہندوستانی آئین کی دفاع اور ذات کی مردم شماری۔ انہوں نے کہا، "تمام اتحادات میں کچھ اتار چڑھاؤ ہوتا ہے، جو قدرتی ہے۔ ہم کامیابی کے ساتھ اتحادی حکومتیں چلا چکے ہیں اور ایسا پھر سے کریں گے۔"

سقوطِ حیدرآباد

العظمۃ لِلّٰہ بیشک۔ بالاگھاٹ سے نلملہ پہاڑی تک اور اورنگ آباد سے حیدرآباد تک ہاں اے دکن! تیری سرحدیں کسے یاد؟ جب بات سرزمینِ دکن کی ہو تو پھر ریاستِ حیدرآباد اور سقوطِ حیدرآباد کی دل آویز داستان سے خالی نہ ہوگی۔ جہاں مسلمانوں کی برِصغیر میں موجود آخری ریاست جو لگ بھگ 214,187 مربع کلومیٹر پر پھیلی ہوئی تھی، جو انگریزوں، مرہٹوں اور نا جانے کتنے شمالی ہند کے حملہ آوروں کے شکنجے سے والیِ دکن اور امراءِ دکن کی سیاسی سوجھ بوجھ اور دانشمندی کے سبب جنگ و خونریزی سے بچی آرہی تھی، آخر کار آپریشن پولو کے ذریعے ولبھ بھائی پٹیل اور دوسرے کانگریس و غیر کانگریسی فرقہ پرست سیاست دانوں کی تعصبیت کا شکار ہوکر رہ گئی۔ جس کے نتیجے میں نا جانے کتنے گھرانے، اور ہاں، صرف مسلم گھرانے، غم ماتم میں ڈوب گئے۔ آپریشن پولو یا پولس ایکشن، جو بھی تھا، کیا تھا؟ مسلمانانِ دکن پر غدر کی ایک مثال تھا۔ یہ وہ داغ ہے جو شاید ہی کبھی تاریخ ہند کے تاریک صفحات سے مٹایا جاسکتا ہے۔ پندرہ اگست کی سحر طیارہ شہرِ نامور حیدرآباد کے ایئرپورٹ پر لینڈ ہوا تو احقر کو اشتیاق ہوا کہ چلوں ذرا شہر بھی گھوم لیا جائے۔ ہم بھی تو دیکھیں جو شہر دن و شب بازارِ تجارت رہتا ہے اس کی صبح کس طرح ہوتی ہے۔ اور پھر خیال آیا کہ آج تو پندرہ اگست ہے۔ تبھی کچھ سپاہی اور نیم فوجی دستوں کے جوان ہاتھوں میں ترنگا لہراتے ہوئے، ”بھارت ماتا کی جے“ کے نعرے لگاتے ہوئے، چارمینار کے روبرو ترنگا لہرانے کی رسم کشی کے لیے جارہے تھے۔ دل میں یہ آرزو ہوئی کہ چلوں اس جشنِ پرچم کشی کو دیکھ لے، آخر ہمارے ملک کی آزادی کا جشن ہے۔ پھر مسلسل سپاہیوں کی ”بھارت م۔ ج“ والے نعرے سن سن کر خیالات کا ایک سلسلہ ذہن میں مرتب ہونے لگا۔ اور ذہن تاریخ کے ان اوراق کی طرف اشارہ کرنے لگا جسے یاد کر بڑی حسرت بھری نگاہیں چارمینار کی طرف بلند ہوتی گئیں اور دل میں "العظمۃ للّٰہ" کا نعرہ تاریخ کے اوراق سے ابھر کر آنے لگا کہ کبھی اس چوک و شہر کی راہوں پر "العظمۃ للّٰہ" کی صدائیں بلند ہوتی تھی۔ پھر دل نے کہا جو ہوگیا سو ہوگیا، اب ہمارے ملک کی سرحدیں سیاہ چین سے کنیا کماری تک ہیں، ہمارا علم ترنگا اور ہمارا ملک وہ ہندوستان ہے جو ساری دنیا میں گنگا جمنی تہذیب اور سیکولرزم کا علمبردار، جو برِصغیر کی وراثت کا اصل حقدار ہے۔ لیکن پھر دل میں 13 سے 18 ستمبر 1948 کو رونما ہونے والی خونریز داستانیں یاد آنے لگے اور وہ برتری کا احساس جو کچھ لمحہ پہلے طاری ہوا تھا پھر افسوس میں بدل گیا کہ کیسے ایک بنی بنائی ریاست جو پورے برِصغیر میں امن و ہم آہنگی کی مثال تھی، جو خلافتِ عثمانیہ کے خاتمے کے بعد مسلمانوں کی واحد مضبوط معیشت تھی، جس کے چلتے نواب عثمان علی خان نے حجازِ مقدس کی خدمت کا شرف بھی حاصل کیا اور چند روز تک حاجیوں کو پانی مہیا کرانے اور ان کے ٹھہرنے کے لیے رہائش گاہوں کی تعمیر کا مقدس فریضہ بھی انجام دیا، جن کی یادگار آج بھی روداد کی شکل میں حرم کے اطراف واکناف میں موجود ہے۔ یہ وہی ریاست حیدرآباد تھی جس کے فرمانروا نے ہند-پاک جنگ کے دوران 5000 کلو گرام سونا ہندوستانی حکومت کو ان کی ڈھلتی معیشت سنبھالنے کے لیے بطورِ عطیہ دیا تھا، جس کا بدلا یو دیا گیا کہ اُسی سخی حکمران کی ریاست میں بیرونِ ملک نیپالی گورکھا فوج منگوا کر قتل و غارت گری کا بازار گرم کیا گیا اور صرف چار سے پانچ روز میں اس نامور ریاست کو اجڑے گلستاں میں تبدیل کردیا گیا۔ الحاقِ حیدرآباد تو صرف کچھ وقت کی بات تھی کیونکہ ایسی آزاد ریاست کا تصور جدید دور میں ممکن ہی نہیں تھا جو چاروں طرف سے کسی اور ملک سے گھری ہو، جسے بین الاقوامی سطح پر تجارت و رسد کے لیے کوئی بندرگاہ دستیاب نہ ہو۔ لیکن یہی الحاق کا عمل جس طرح گوالیار اور راجستھان کی کئی آزاد ریاستوں کی طرز پر امن کے ساتھ قرار پاتا اور اُسی طرح کسی بھی فوج کشی کے بغیر باہم مذاکرات کی بنا پر انجام پاتا تو اس سے بہتر اور کوئی بات نہ ہوتی اور یہ الحاق صدی کا سب سے بڑا قابلِ ستائش فعل قرار پاتا۔ لیکن یہی الحاق ہندوستان کے سینے پر ایک سیاہ داغ بن کر رہ گیا۔ جس کے ذمہ دار کہیں نہ کہیں ہمارے سربراہِ مملکت اور وقتی رہنما بھی تھے، تو کہیں نظام الملک کی خام خیالی، کہیں دورِ آصفیہ کی ڈوبتی کشتی کے آخری ملاح نواب بہادر یار جنگ کا سازشی قتل اور قاسم رضوی جیسے سخت گیر رہنما کا عروج، تو کہیں نظام کا صرف نام نہاد حکومتی کنٹرول، جس کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ جب نوابِ دکن میر عثمان علی خان نے قاسم رضوی کو یہ پیغام بھیجا کہ ”نظام کی حکومت ریت کی ایک دیوار ہے جس کا ڈھ جانا یقینی ہے، رئیس اپنی جان واملاک بچالے جائے گا اور عوام پس جائیں گے، ان حالات سے قبل ہر قسم کے تصادم کو روکا جائے اور ہر قیمت پر ہندوستان سے امن کا سمجھوتہ کرلیا جائے“ (حوالہ: زوالِ حیدرآباد کی ان کہی داستان: از مشتاق احمد خان لاہور)، اس تحریر کے جواب میں قاسم رضوی نے خط کو چاک کردیا اور اپنی علیحدہ ریاست والی مانگ پر اڑے رہے۔ اور وہیں دوسری طرف ولبھ بھائی پٹیل اور نہرو جو ریاست حیدرآباد کو ایک ناسور سے تشبیہ دیتے رہتے تھے، انہیں یہ ڈر ستانے لگا کہ کہیں آگے چل کر کشمیر جیسے حالات رونما نہ ہو اور وہ ان کے گلے کی ہڈی نہ بن جائے، جہاں ریاست تو مل جائے لیکن انہیں بدلے میں سمجھوتے کے تحت کئی آزاد اختیارات بھی دینا پڑے، جس وجہ سے وہاں موجود مسلمان اس علاقے کی سیاست اور معیشت پر ہمیشہ اپنا قبضہ قائم رکھ سکیں۔ یہی تعصب پسند سوچ کی بنا پر نہروں، پٹیل اور دوسرے کانگریسی رہنماؤں کے ذریعے پریس اور پرنٹ میڈیا اور کئی ذرائع ابلاغ کے تحت پورے ملک میں ایک سازشی پروپگنڈا کھڑا کردیا کہ حکومتِ حیدرآباد کی پشت پناہی میں ہندوؤں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ اور دوسری طرف انہی کے کانگریس پارٹی صدر رامانند تیرتھ ریاست حیدرآباد میں مسلسل ہندو تنظیموں کو جدید اسلحہ جات مہیا کراتے رہے تاکہ بدامنی اور شورش قطعہ کے ہر علاقہ میں پھیل جائے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آگے چل کر اتحاد المسلمین جیسی سیاسی جماعت اور انتقامی کارروائیوں کے لیے رضاکار جیسی تنظیم کا قیام ہوا، جو ہندو فرقہ پرست اشرار کو روکنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ لیکن جب وہ ان شرپسندوں، جن کی حمایت مسلسل کانگریس ہائی کمانڈ کے ذریعہ کی جارہی تھی، انہیں روکنے اور مسلم سماج کو جانی و مالی نقصان پہنچانے سے باز رکھنے میں ناکام رہی، تو انتقام میں انہوں نے بھی موقع واردات پر موجود ہندوؤں کے ساتھ وہی کارروائیاں شروع کردیں۔ جس کے نتیجے میں یہی چند انتقامی کارروائیوں کو مدعا بنا کر اقوام متحدہ اور یونیسکو میں چل رہے صوبہ حیدرآباد اور ہندوستان کے مذاکراتی مسئلہ کو ولبھ بھائی پٹیل اور نہرو کے اشاروں پر پسِ پشت ڈال دیا گیا اور سیدھا فوج کشی کردی گئی اور ایک ایسی ریاست، جو فوجی اعتبار سے کمزور ہو اور چند گھنٹے بھی جنگ کی متحمل نہ ہو، اسے چار روز تک روندا گیا۔ جس کے چلتے اس قیامتِ صغریٰ کے لقمہ اجل تخمیناً 200,000 معصوم افراد بنے۔ اور نہ جانے کتنے افراد رضاکار تنظیم سے وابستگی کے شک میں لائن میں کھڑا کر کے غیر ملکی نیپالی گورکھا فوج کے ذریعہ بڑے سفاکی سے گولیوں کی بچت کے ساتھ قتل کردیے گئے۔ جس طرح پچھلے تاریخی قصوں میں کوئی جاہل فاتح حکمران اور اس کی فوج اپنے دشمن ملک پر فتح حاصل کرنے کے بعد انتقامی کارروائیاں انجام دیتی ہے، اسی طرح کا سلوک اوپریشن پولو کے دوران کیا گیا، جس مشن کا نام ہی سربراہِ دکن کی تذلیل تھا۔ آصفی شہزادے پولو کے شوقین اور اس کھیل میں بڑے ماہر تھے، اس لیے اس مشن کا کوڈ نیم بھی وہی رکھا گیا تاکہ ریاستِ حیدرآباد کی عوام کو یہ پیغام دیا جاسکے کہ دیکھو، تمہاری ریاست اور سربراہِ ریاست اب ہمارے ماتحت ہیں۔ اور بس اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ گورکھا ریجمنٹ کو کھلی چھوٹ دے دی گئی کہ چاہے وہ کسی بھی مسلم طبقہ کے فرد کے جان و مال پر ڈاکا ڈالے یا کسی مسلم خاتون کی تذلیل کرے، ان پر کوئی پوچھ گچھ جاری نہیں کی جائے گی۔ جس کے چلتے اس درندہ صفت فوج نے ریاست حیدرآباد میں 17 اور 18 ستمبر کے روز و شب وہ خون ریزی کا بازار گرم کیا جو آج بھی بزرگانِ دکن کی زبان پر ضرب المثل بنا ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ستمبر کا مہینہ آتے آتے ان کے کلیجے آج بھی لرز جاتے ہیں۔ اس قدر خون خرابہ آزادیِ ہند و پارٹیشن کے دوران بھی شاید رونما نہ ہوا ہوگا جتنی قتل و غارت گری ریاستِ حیدرآباد کی عوام نے 17 اور 18 ستمبر کے روز دیکھی۔ یہی وجہ ہے کہ انضمامِ حیدرآباد کے تاریخی دن کو سابقہ ریاستِ حیدرآباد کے اضلاع کی عوام، بالخصوص مسلم طبقہ، یومِ سیاہ کے طور پر یاد کرتا ہے اور کیوں نہ کرے کہ جس صوبہ کی ایک بڑی آبادی، جو الحاق اور انضمام کی منتظر تھی اور جو الحاق و انضمام کی حمایت میں بھی تھی، وہ ہندوستان کے چند رہنماؤں کے سیاسی مفادات اور تعصب کی بھینٹ چڑھ گئی اور نسل کشی کا شکار ہوکر رہ گئی۔ آج ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نسلوں اور اپنے قوم کے افراد خاص کر طلبہ و نوجوانوں کو، جو اس بات سے ناواقف ہیں، جو سقوطِ حیدرآباد سے نابلد ہیں، انہیں اس بارے میں بتائیں کہ کبھی ان کے اجداد پر بھی غم کے پہاڑ توڑے گئے تھے اور کیسے انہیں بے بس اور مجبور کیا گیا تھا، جس کی بنا پر وہ سمجھ سکیں اور سابقہ غلطیوں، سیاسی رہنماؤں کی مفاد پرستیوں، تعصب پسندوں کی سازشوں کا شکار ہونے سے خود کو اور اپنی قوم کو محفوظ رکھ سکیں۔ تاریخ ہوتی ہی اس لیے ہے کہ ہم سابقہ غلطیوں سے سبق حاصل کریں اور ان کی اصلاح کریں، ساتھ ہی قابلِ ستائش اور فائدہ مند کاموں اور راہوں پر گامزن ہوسکیں۔

(رقم طراز:- سید مصدق صارم: 9021104199)

’جہنم‘ قرار دی گئی وہ تاریک جیل

جہاں ’قیدیوں کو صرف مرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے‘

ویدالی چبیلوشی

وسطی افریقہ کی ریاست ڈیموکریٹک ریپبلک آف کانگو میں حال ہی میں کچھ قیدیوں کے جیل سے فرار ہونے کی ناکام کوشش کے دوران 129 قیدی مارے گئے ہیں۔ جیل کاٹنا یوں تو کسی کے لیے بھی آسان کام نہیں ہوتا تاہم ڈی آر کانگو کی اس جیل کو قیدی ’جہنم‘ سے تشبیہ دیتے ہیں۔ جیل سے فرار کی کوشش کے دوران ہونے والی مڈبھیر میں زندہ بچ جانے والے چار قیدیوں نے ’نیو یارک ٹائمز‘ سے بات کی ہے اور اس جیل کے ہولناک حالات کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ جس دن جیل توڑنے کے منصوبے پر عمل کیا گیا اُس دن 36 گھنٹے پہلے سے جیل میں نہ ہی صاف پانی تھا نہ ہی بجلی تھی۔ کہا جا رہا ہے کہ سب سے پہلے جو قیدی جیل توڑ کر باہر بھاگے تھے ان سے گرمی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ انسانی حقوق کے گروپ اس جیل میں موجود قیدیوں کو درپیش مشکل ترین حالات کے بارے میں اکثر آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ تاہم اس واقعے کے بعد وہاں کے حالات ایک بار پھر موضوع بحث ہیں۔ قیدیوں کے فرار کے دوران اس بڑے پیمانے پر ہلاکتوں کا واقعہ رواں ماہ دو ستمبر کی رات پیش آیا تھا۔ کانگو کے وزیر داخلہ ژاقمن شابانی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ جیل سے ایک بڑی تعداد میں قیدیوں نے بھاگنے کی کوشش کی۔ ان کے فرار کی کوشش ناکام بنانے کے لیے فائرنگ کی گئی جس میں 129 قیدی ہلاک ہو گئے۔ حکام کے مطابق 24 قیدیوں کی ہلاکت گولی لگنے سے ہوئی جبکہ فرار ہونے کی کوشش کرنے والے دیگر قیدیوں میں بھگدڑ مچی اور تنگ جگہ میں کچلے جانے سے ان کا دم گھٹ گیا۔

’یہ جیل نہیں بلکہ ایک حراستی مرکز ہے‘

یہ جیل ڈی آر کانگو کے دارالحکومت کنساشا میں واقع ہے۔ یہاں 1500 قیدیوں کو رکھنے کی گنجائش ہے تاہم بعض اندازوں کے مطابق یہاں گنجائش سے 10 گنا زیادہ قیدی موجود ہیں۔ ’ورلڈ پریزن بریف پراجیکٹ‘ کے مطابق کانگو کی جیل دنیا میں سب سے زیادہ گنجان آباد جیلوں میں چھٹے نمبر پر ہے۔ مکالہ جیل کے حالات کے بارے میں بی بی سی نے سابق قیدی اور صحافی سٹینس بوجا کیرا سے بات کی جنھوں نے بتایا کہ کانگو کی یہ سب سے بڑی جیل ’واقعی جہنم ہے۔‘ یاد رہے کہ حکام نے صحافی سٹینس بوجا کیرا کو ایک مضمون لکھنے کی وجہ سے جیل بھیجا تھا۔ اس مضمون میں سٹینس بوجا کیرا نے الزام عائد کیا تھا کہ ملک کے قائد حزب اختلاف کی ہلاکت کے پیچھے فوج کا ہاتھ ہے۔ سٹینس بوجا کیرا نے مکالہ جیل میں چھ ماہ سزا کاٹی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ ’مکالہ جیل نہیں ہے بلکہ ایک حراستی مرکز ہے جہاں قیدیوں کو مرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔‘ یہاں قیدیوں میں چھوٹے جرائم کے لیے سزا کاٹنے والوں سے لے کر سیاسی قیدی، قاتل اور سنگین جرائم کا ارتکاب کرنے والے مجرمان موجود ہیں جبکہ قیدیوں کی ایک بڑی تعداد ملزمان پر بھی مشتمل ہے۔ انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والی تنظیموں کے مطابق یہاں قیدیوں کے بڑھتے ہجوم سمیت کھانے کے ناقص معیار اور پینے کے صاف پانی کی کمی کے سنگین مسائل ہیں۔ صحافی سٹینس بوجا کیرا نے بتایا کہ ’مکالہ جیل کے حالات غیر معمولی ہیں۔ یہاں لگے پانی کے پمپ خشک رہتے ہیں، نہ کسی کو پتہ ہوتا ہے کہ بجلی کب آئے گی۔ قیدیوں کو کئی راتیں اندھیرے میں گزارنی پڑتی ہیں۔‘ انھوں نے بتایا کہ یہاں قیدیوں کا کوئی پرسانِ حال نہیں۔ ’جیل میں قیدیوں کو گنجائش سے اس قدر زیادہ بھر دیا گیا ہے کہ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ اسی وجہ سے بیماریاں پھیل رہی ہیں۔‘

قیدیوں کے پاس ٹانگیں بھی سیدھی کرنے کی جگہ نہیں

جن دنوں سٹینس جیل میں تھے ان دنوں جیل کی کئی ویڈیوز منظر عام پر آئیں۔ ان ویڈیو کلپس میں تنگ جگہ میں ایک بڑی تعداد میں قیدی زمین پر سوتے دکھائی دے رہے ہیں۔ قیدیوں کے پاس ٹانگیں بھی سیدھی کرنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ جیل میں جگہ نہ ہونے کے باعث کچھ قیدی غسل خانے کی گندی دیواروں کے سہارے سونے پر مجبور تھے۔ تاہم سٹینس بوجا کیرا نے بتایا کہ جیل کے وی آئی پی کمروں کے حالات قدرے بہتر ہیں۔ ’یہاں قیدیوں کو ایک بستر دیا جاتا ہے اور ساتھ میں تھوڑی سی جگہ بھی ہوتی ہے۔ تاہم یہ وی آئی پی کمرہ قیدیوں کو بہت مشکل سے ملتا ہے۔‘ سٹینس بوجا کیرا نے بتایا کہ وی آئی پی کمرے کے لیے اُن سے تین ہزار ڈالرز رشوت طلب کی گئی تھی تاہم انھوں نے 450 ڈالرز دیے۔ بی بی سی فوکس نے افریقہ کے بارے میں ایک پوڈکاسٹ شائع کی جس میں انسانی حقوق کے لیے سرگرم کارکن فریڈ بوما سے بات چیت کی گئی۔ فریڈ بوما نے مارچ 2015 سے اگست 2016 کا عرصہ مکالہ جیل میں گزارا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ مکالہ جیل میں وارڈن کی مداخلت بہت کم ہے۔ ’جیل میں امن و امان برقرار رکھنے کی ذمہ داری قیدیوں کے سپرد ہے۔ جیل کی انتظامیہ پر قیدی حاوی ہیں۔‘ کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار سٹینس بوجا کیرا نے بھی کیا۔ انھوں نے بتایا کہ قیدیوں کی اس قدر خود مختاری ان کے درمیان تشدد کے واقعات رونما ہونے کا باعث بن رہی ہے۔ انھوں نے کہا کہ صرف مکالہ جیل میں ہی نہیں بلکہ ملک کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی بھیڑ اور فنڈز کی قلت جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ حال میں مکالہ جیل توڑنے کے واقعے کے بارے میں بات کرتے ہوئے نائب وزیر برائے انصاف سیموئل ممبا نے کہا تھا کہ جیل میں قیدیوں کی بھیڑ کی وجہ جج حضرات ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جیل میں مجرموں کے علاوہ ملزمان بھی قید ہیں۔ ’جیل میں زیادہ تر قیدی وہ ہیں جنھیں اپنے کیس کی شنوائی اور سزا کے فیصلے کا انتظار ہے۔‘

’تبدیلی کے انتظار میں لوگ مر رہے ہیں‘

کانگو کے جیلوں میں ملنے والے کھانے بھی کڑی تنقید کی زد میں ہیں۔ مکالہ جیل میں قیدیوں کو صرف ایک وقت کا کھانا ملتا ہے جس میں غذائیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ سٹینس بوجا کیرا نے اپنی قید کے دوران اس کی تصاویر لی تھیں۔ ان کے مطابق کھانا اس قدر خراب ہوتا ہے کہ قیدیوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ یہ کھانا نہ کھائیں بلکہ وہ کھائیں جو ان کے گھر والے ان کے لیے لاتے ہیں۔ تاہم ہر قیدی اتنا خوش نصیب نہیں ہوتا۔ سنہ 2017 کی ایک رپورٹ کے مطابق مکالہ جیل میں 17 قیدی بھوک سے مر گئے تھے۔ انسانی حقوق کے لیے سرگرم روسٹن منکیٹا کہتے ہیں کہ جیل کے ایسے حالات قیدیوں کو جیل توڑ کر بھاگنے کے بارے میں سوچنے کے لیے مجبور کرتے ہیں۔ انھوں نے حکام سے کہا کہ نئے جیل بنائے جائیں اور جو جیل پہلے سے موجود ہیں ان میں سہولیات کو بہتر بنائیں تاکہ اس طرح کے واقعات دوبارہ رونما نہ ہوں۔ سٹینس بوجا کیرا جو آج کل امریکہ میں رہائش پذیر ہیں، کہتے ہیں کہ یہ تبدیلی جلد آنی چاہیے۔ ’انصاف کا یہ نظام نہایت گندا ہے۔ تبدیلی کے انتظار میں لوگ مر رہے ہیں۔‘

(بی بی سی اُردو)

شہبازِ دین و دانش: حضرت ڈاکٹر سید شاہ خسرو حسینی

تحریر: ڈاکٹر غضنفر اقبال

حضرت ڈاکٹر سید شاہ گیسودراز خسرو حسینی صاحب قبلہ دامت برکاتہم ایک جامع الکمالات شخصیت کا نام ہے۔ آپ کی شخصیت ہم جیسے نہ جانے کتنے سپاس گزاروں کے لیے امیر کاروانِ سالکین‘ رہ بر راہ طریقت‘ مرشد کامل‘ منبع فیض و برکات اور مینارۂ نور ہدایت ہے۔ اہل دل کی نظر میں واجب الاحترام ہیں۔ آپ کا ہر قدم اور ہر جنبشِ قلم دین و دانش‘ اصلاح و تصوف اور امت مسلمہ نیز عامۃ الناس کی خیر و بہبود کے لیے وقف ہے۔ آپ کے ہر عمل سے آپ کے قابل تعظیم اسلاف کی بلند کرداری اور مثالی اخلاق کے نقش نمایاں ہیں۔ رموزِ تصوف و احسان کی غواصی کے ساتھ ساتھ‘ بے مثال روشن خیالی اور وسیع النظری کی صفات کے قرن السعیدین نے آپ کو یکتائے روزگار‘ قابل احترام شخصیات کی صف میں ممتاز مقام کا حامل بنایا ہے۔ آپ کے کلام میں‘ تحریروں میں‘ صدق مقال اور سحر حلال کا امتزاج ایسی ناقابل تردید حقیقت ہے جو اساطین دین و دانش سے بھی اپنا لوہا منوالیتی ہے۔ فکر سلیم کا نور‘ ادب کی چاشنی‘ صداقت واستدلال آپ کی تحریروں کا امتیازی وصف ہیں۔ مذہب‘ اصلاح‘ ادب‘ تعلیم ایسا کون سا شعبہ ہے جسے آپ نے اپنی خدمات کے زرّیں نقوش سے مزیّن نہیں کیا۔ آپ ہی کی ادارت میں مؤقر و مستند جریدے ”شہباز“ کا اجرا عمل میں آیا۔ اپنی اوّلین اشاعت (شعبان ۱۳۷۹ھ-م- فروری 1960) سے آج تک اس جریدے نے اپنی ایک تاریخ مرتب کی ہے۔ اس جریدے کی خصوصی اشاعتیں مثلاً بندہ نواز نمبر‘ غریب نواز نمبر‘ رحمت للعالمینؐ نمبر‘ محبوب سبحانی نمبر‘ علم و ادب کی تاریخ میں دستاویزی حیثیت کی حامل ہیں۔ حرف اوّل‘ مشمولہ بندہ نواز نمبر (ذی قعدہ ۱۳۷۹ھ-م-مئی 1960) میں حضرت قبلہ رقم طراز ہیں:

”صالحین میں حضرت خواجہ دکن‘ سیدنا بندہ نوازؒ شہباز بلند پرواز کی ذات ایک خاص مقام رکھتی ہے۔ سیدنا بندہ نوازؒ دنیائے اسلام کے وہ بزرگ ترین فرد فرید ہیں‘ امت محمدیؐ کی وہ عظیم شخصیت اور شمع محمدیؐ کے وہ پروانے ہیں جن کی ہستی پر نہ صرف شریعت حقہ کو ناز ہے‘ عالم روحانی اور رموز عرفانی کو افتخار ہے بلکہ طریقت حقیقت و معرفت کے اسرار الاسرار کو آپ سے وقار ہے۔“

(حرف اوّل: مشمولہ بندہ نواز نمبر‘ مئی 1960: ص 2)

حضرت قبلہ کی تحریر حسن زبان و بیان اور تاثیر و دل کشی کی عمدہ مثال ہے۔ ایک ایک لفظ‘ اہل دل اہل نظر کی بصیرت کو اور زیادہ ثروت مند بناتا ہے۔ آپ کے خطبات اگر بگوش دل سنے جاتے ہیں تو آپ کی گراں مایہ نثری اور شعری تخلیقات اور مختلف علمی و تحقیقی موضوعات پر آپ کے مضامین‘ اہل علم کے حلقے میں سرمۂ نظر کا درجہ رکھتے ہیں۔ اسلوب سخن کے یہ تمام محاسن یقیناً آپ کے اخلاق کریمانہ اور اوصاف حکیمانہ کے پرتو ہیں۔ آقائے امّی لقبؐ کے عشق نے آپ کے شعر و سخن کو وہ معیار بخشا ہے کہ اہل دل کے لیے آگہی اور حیرت و مسرّت کا خزینہ ہے۔ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ کی معروف زمانہ تصنیف ”الملتقط“ کی بے حد دیدہ زیب‘ شایانِ شان اشاعت‘ حضرت خسرو حسینی قبلہ کی یادگار زمانہ علمی خدمت ہے۔ تقریباً چھے سو برس قدیم اس علمی خزانے کو عام کرنے میں حضرت قبلہ نے جو ذاتی دل چسپی لی ہے بلاشبہ قابل صد تحسین ہے۔ اس قابل فخر دینی‘ علمی خدمت کو حضرت قبلہ کا شاہ کار کہا جاسکتا ہے۔ حضرت قبلہ کی شخصیت کا ہر پہلو دامن دل کھینچتا ہے۔ آپ نے اپنے اسلاف کرام کی تمام تر تعظیم و مبارک روایات کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کے فروغ میں بھی ہمہ تن مصروف رہے ہیں۔ امت مسلمہ کے لیے دین اور دنیا میں کامیابی اور فلاح‘ آپ کی شب و روز کی فکر اور جدوجہد و عمل کا ضابطہ ہے۔ آپ نے نہ صرف دینی‘ اخلاقی تعلیمات کو عام کرنے میں بھرپور کردار ادا کیا بلکہ جدید زمانے کے تقاضوں کے مطابق‘ امت مسلمہ کے ہونہاروں کو اعلیٰ تعلیم سے فیض یاب ہونے کا ہر ممکن ذریعہ مہیا کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ تحتانوی سطح سے لے کر جامعہ کی سطح تک‘ اعلیٰ تعلیم نیز تکنیکی تعلیم کے مواقع فراہم کیے۔ آج ہندوستان کے خانقاہی نظام سے متعلق شاید ہی کوئی ایسی شخصیت ہوگی جو اس باب میں حضرت قبلہ کے مقابل پیش کی جاسکے۔ آپ نہ صرف دینی‘ مذہبی‘ صوفیانہ‘ روحانی رہ نما ہیں بلکہ جدید زمانے کے تقاضوں کو سمجھنے والے ایک بے حد روشن خیال اور وسیع النظر ماہر تعلیم کے طور پر بھی ممتاز حیثیت کے حامل ہیں۔ خواجہ ایجوکیشن سوسائٹی کے تحت کارکرد متعدد تعلیمی اداروں کا تحفظ اور ان کا فروغ‘ حضرت قبلہ کی خصوصی دل چسپی اور محنت و محبت کا ثبوت ہے۔ اس ضمن میں ”خواجہ بندہ نوازؒ یونی ورسٹی“ کا قیام گل سرسبد کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ سب حضرت قبلہ کی خصوصی دل چسپی اور ذاتی نگرانی کا فیضان ہے۔ حضرت قبلہ نے ادارے کی عمارات کے معاملے میں بھی کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا۔ ماہرین فن تعمیرات کی خدمات حاصل کیں‘ عمارات کی مضبوطی اور فن تعمیر کے حسن و جمال کا خاص خیال رکھا گیا۔ یونی ورسٹی کی عظیم الشان‘ پر شکوہ عمارتیں ہند اسلامی فن تعمیر کا بہترین امتزاج ہیں۔ بلا شبہ ان تعمیرات کو جدید ہند اسلامی فن تعمیر کا بہترین نمونہ کہا جاسکتا ہے۔ ان تعلیمی اداروں میں اساتذہ اور طلبہ کے لیے ہر ممکن سہولیات کی فراہمی اور درس و تدریس کا قابل رشک معیار‘ اہل وطن کے لیے فخر کا باعث ہے۔ آپ کی اسی روشن خیالی کا نتیجہ ہے کہ تعصب‘ الحاد اور دہریت کے اس دور میں بھی گلبرگہ کا نام اور مقام‘ یہاں کی انسان دوستی‘ یک جہتی اور بھائی چارہ کی فضا‘ ایک عالم کو متاثر کرتی ہے۔ ہم اپنے آپ کو خوش نصیب تصور کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ہم بے نواؤں کو ایسے درویش کا سایۂ عاطفت نصیب ہوا جو ایک زمانے کے بادشاہوں کے لیے بھی قابل رشک ہے۔ دینی‘ روحانی‘ علمی‘ ادبی فیوض و برکات سے مستفیض ہم خاکساران بارگاہ بندہ نوازؒ کی سب سے اہم دعا‘ اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ ہمارے مرکز قلب و نظر کے فیض کا دریا بہتا رہے اور ہم تشنہ لبوں کو سیراب کرتا رہے۔ آمین!

Dr. Ghazanfar Iqbal
"SAIBAN" Zubair Colony, Hagarga
Cross, Ring Road,
KALABURAGI-585104 (K.S)
Mobile: 9945015964

امریکہ کے صدارتی انتخاب کی دوڑ میں ڈونلڈ ٹرمپ آگے ہیں یا کملا ہیرس؟

ویژوئل جرنلزم اور ڈیٹا ٹیم

امریکہ کا اگلا صدر منتخب کرنے کے لیے امریکی ووٹرز رواں برس پانچ نومبر کو ہونے والے انتخاب میں ووٹ دیں گے۔ ابتدائی طور پر تو یہ انتخاب بالکل ویسے ہی ہونے تھے جیسے ماضی میں ہوتے آئے ہیں تاہم لگ بھگ دو ماہ قبل صورتحال نے پلٹا اُس وقت کھایا جب صدر جو بائیڈن نے اپنا نام واپس لیتے ہوئے نائب صدر کملا ہیرس کی حمایت کا اعلان کردیا۔ اب بڑا سوال یہ ہے کہ کیا اس انتخاب کا نتیجہ ڈونلڈ ٹرمپ کو دوسری بار صدر بنائے گا یا امریکی تاریخ میں پہلی بار کوئی خاتون صدر بنیں گی؟ جیسے جیسے ووٹ ڈالنے کے دن قریب آرہے ہیں، بی بی سی انتخابی مہم پر نظر رکھے ہوئے ہے اور منگل کے صدارتی مباحثے جیسے بڑے واقعات کی طرح ہم آپ کو بتاتے رہیں گے کہ وائٹ ہاؤس کی دوڑ کہاں تک پہنچی ہے۔

رائے عامہ کے قومی سطح پر ہونے والے جائزے میں کس کو برتری حاصل ہے؟

صدر جو بائیڈن کے انتخابی دوڑ سے دستبردار ہونے کے فیصلے کے روز تک رائے عامہ کے تمام جائزوں اور پولز میں سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ برتری حاصل کیے ہوئے نظر آرہے تھے۔ جو بائیڈن کی دستبرداری کے بعد کیے گئے پولز میں کہا گیا ہے کہ کملا ہیرس کے آنے سے بھی نتائج میں زیادہ بہتری کی توقع نہیں ہوگی۔ لیکن کملا ہیرس کے انتخابی مہم میں اترنے کے بعد صدارتی دوڑ سخت ہوگئی اور انھوں نے قومی سطح کے رائے عامہ کے جائزے میں اپنے حریف کے خلاف چھوٹی سی برتری حاصل کرلی ہے اور اس برتری کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ شکاگو میں اپنی پارٹی کے چار روزہ کنونشن کے دوران کملا ہیرس نے کامیابی کے 47 فیصد تک کے امکان کے ہندسے کو چھو لیا ہے۔ 22 اگست کو ختم ہونے والے اس کنونشن میں اپنی اختتامی تقریر میں انھوں نے تمام امریکیوں سے ’آگے بڑھنے کے ایک نئے راستے‘ کا وعدہ کیا ہے۔ اس تقریر کے بعد سے اُن کی برتری میں بہت کم اضافہ ہوا ہے۔ دوسری جانب ڈونلڈ ٹرمپ کی اوسط بھی نسبتاً مستحکم رہی ہے اور یہ 44 فیصد کے لگ بھگ ہے۔ آزاد امیدوار رابرٹ ایف کینیڈی کی توثیق کے بعد میں اس میں کوئی خاص اضافہ نظر نہیں۔ رابرٹ ایف کینیڈی نے 23 اگست صدارتی انتخابات سے دست برداری کا اعلان کیا تھا۔ اگرچہ یہ رائے عامہ کے جائزے اور پولز اس بات کی جانب اشارہ ہیں کہ کون سا صدارتی امیدوار ملک میں کتنا مقبول ہے، لیکن یہ ضروری نہیں کہ انتخابات کے نتائج کی پیشن گوئی کرنے کا یہ ایک درست طریقہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اپنے صدر کو منتخب کرنے کے لیے الیکٹورل کالج سسٹم کا استعمال کرتا ہے، اس لیے زیادہ ووٹ حاصل کرنا اس سے کم اہم ہوسکتا ہے کہ وہ کہاں جیتے ہیں۔ امریکہ میں 50 ریاستیں ہیں لیکن چونکہ ان میں سے زیادہ تر تقریباً ہمیشہ ایک ہی پارٹی کو ووٹ دیتی ہیں، اس لیے حقیقتاً چند ہی ایسی ریاستیں ہیں جہاں دونوں امیدواروں کو جیتنے کے برابر مواقع ہوں۔ یہ وہ ریاستیں ہیں جہاں الیکشن جیتے اور ہارے جاتے ہیں اور یہ اصل میدان جنگ کے طور پر جانے جاتے ہیں۔

وہ ریاستیں جہاں کانٹے کا مقابلہ متوقع ہے وہاں کس کو برتری حاصل ہے؟

امریکہ میں سات ریاستیں ایسی ہیں جہاں کانٹے کا مقابلہ متوقع ہے اور یہاں سے سامنے آنے والے جائزوں اور پولز کے نتائج کافی tight ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جاننا مشکل ہے کہ ان سات ریاستوں میں کون آگے ہے اور کسے برتری حاصل ہے۔ قومی جائزوں کے مقابلے میں ریاستی سطح پر کم پولز ہوتے ہیں اس لیے ہمارے پاس یہ جاننے کے لیے کم ڈیٹا ہوتا ہے کہ کون آگے ہے، کیونکہ ہر پول میں غلطی کے امکانات ہوتے ہیں جسے ’مارجن اف ایرر‘ کہا جاتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ تعداد زیادہ یا کم ہوسکتی ہے۔ ابھی جو صورتحال ہے اور حالیہ سروے یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ان سات ریاستوں میں چند ریاستیں ایسی ہیں جہاں دونوں صدارتی امیدواروں کے درمیان مقبولیت کا فرق انتہائی حد تک کم ہے (یعنی کوئی واضح طور پر آگے نہیں ہے)۔ اس میں کلیدی اہمیت کی حامل پنسلوانیا ریاست بھی شامل ہے کیونکہ یہاں سب سے زیادہ انتخابی ووٹ ہیں اور اس ریاست میں کامیابی کے ذریعے فتح کے لیے درکار 270 ووٹوں تک پہنچنا آسان ہوجاتا ہے۔ پنسلوانیا، مشیگن اور وسکونسن یہ سبھی ریاستیں روایتی طور پر ڈیموکریٹک پارٹی کا گڑھ رہی ہیں لیکن ٹرمپ نے سنہ 2016 میں صدارتی انتخابات جیتنے کے راستے میں انھیں سرخ رنگ میں رنگ دیا تھا یعنی یہاں سے ریپبلکن کو فتح ملی تھی۔ بائیڈن نے انھیں 2020 میں دوبارہ حاصل کرلیا تھا اور اگر رواں سال کملا ہیرس اسے اپنے پاس رکھنے میں کامیاب رہتی ہیں تو ان کے جیتنے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔ ہیرس کے ڈیموکریٹک امیدوار بننے کے بعد سے دوڑ کا رُخ ایک طرح سے بدل گیا ہے اور اس کا اشارہ یہ اس بات سے ملتا ہے کہ جس دن جو بائیڈن نے صدارتی دوڑ سے دستبرداری اختیار کی تھی تو وہ اُن سات ریاستوں میں اوسطاً ٹرمپ سے تقریباً پانچ فیصد پوائنٹس سے پیچھے تھے۔

یہ اوسط کیسے نکالی جاتی ہے؟

ہم نے اوپر گرافکس میں جو اعداد و شمار استعمال کیے ہیں وہ پولنگ تجزیہ ویب سائٹ 538 کے ذریعے تیار کی گئی اوسط پر مبنی ہے۔ یہ ویب سائٹ امریکی نیوز نیٹ ورک اے بی سی نیوز کا حصہ ہے۔ اس اوسط کو قومی سطح پر ہونے والے انفرادی پولز اور کانٹے کے مقابلے والی ریاستوں میں ہونے والے جائزوں کی بنیاد پر نکالا جاتا ہے۔ یہ جائزے اور پولز پولنگ کمپنیوں کے ذریعے کروائے جاتے ہیں۔ معیار کو برقرار رکھنے کے لیے صرف اُن کمپنیوں کے پولز کو دیکھا جاتا ہے جو ایک مخصوص معیارات پر پورا اُترتے ہیں۔ ان معیارات میں شفافیت، سیمپل سائز وغیرہ سمیت اس بات کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ آیا پول یا جائزہ ٹیلی فون کالز کے ذریعے کیا گیا، ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے یا آن لائن۔

(بی بی سی اُردو)

خلائی مخلوق کی دنیا میں آمد سے جُڑے نظریات اور ان کی حقیقت کیا ہے؟

ٹونی ملیگن

یہ خیال کہ خلائی مخلوق نے کبھی دُنیا کا چکر لگایا تھا بہت مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ برطانیہ کی آبادی کا پانچواں حصہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ خلائی مخلوق ہمارے سیارے کا دورہ کرچکی ہے، جبکہ سات فیصد کہتے ہیں کہ انھوں نے اُڑن طشتری کو دیکھا ہے۔ امریکہ میں اس طرح کے خیالات پر یقین رکھنے والوں کی تعداد برطانیہ سے بھی زیادہ ہے۔ وہاں کے شہریوں کا ماننا ہے کہ اُڑن طشتریوں کا دیکھا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ زمین سے باہر خلا میں بھی زندگیاں آباد ہے۔ ایسا ماننے والوں کی تعداد امریکہ میں 1996 میں 20 فیصد تھی جو کہ 2022 میں بڑھ کر 34 فیصد ہوگئی۔ تاہم لوگوں کا یہ یقین حقیقت کے برعکس ہے کیونکہ ہم نے آج تک خلائی مخلوق کے وجود کا کوئی ثبوت نہیں دیکھا۔ زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ لوگ یہ مانتے ہیں کہ خلائی مخلوق کے وجود کی تصدیق صرف ان کے زمین کا چکر لگانے سے ہوسکتی ہے۔ اگر خلائی مخلوق کی موجودگی کا کوئی ثبوت دکھے گا تو وہ کسی دور دراز سیارے سے ہم تک کسی سگنل کے ذریعے پہنچنے کا زیادہ امکان ہے۔ میں نے اس حوالے سے ایک مضمون لکھا تھا جو کہ ’پروسیڈنگز آف دا انٹرنیشنل ایسٹرونومکل یونین‘ کے جرنل میں شائع ہوا تھا۔ میں نے لکھا تھا کہ خلائی مخلوق کے زمین کا چکر لگانے جیسے نظریات پر یقین اب کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ اب یہ ایک بڑا معاشرتی مسئلہ بن چکا ہے۔ یہ یقین اتنی تیزی سے پختہ ہو رہا ہے کہ کم ازکم امریکہ میں سیاستدان اس پر ردِعمل دے رہے ہیں۔ اس حوالے سے امریکی محکمہ دفاع کی جانب سے ریلیز کی گئی معلومات ملک میں بڑی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ لوگوں کا الزام ہے کہ عسکری قوتیں اور کاروباری افراد کا ایک خفیہ گروہ اپنے ذاتی مفادات کے سبب خلائی مخلوق کے حوالے سے سچ کو چھپا رہا ہے۔

خلائی مخلوق کے حوالے سے سچ چھپایا جا رہا ہے؟

خلائی مخلوق کی زمین پر آمد سے زیادہ یقین لوگوں کو اس بات پر ہے کہ ہمارے سیارے پر ان کے وجود کو چھپایا جا رہا ہے۔ سنہ 2019 میں گیلپ کے سروے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی تھی کہ امریکیوں کا ماننا ہے کہ ’امریکی حکومت اُڑن طشتریوں کے بارے میں زیادہ معلومات رکھتے ہے لیکن بتا نہیں رہی۔‘ پچھلی کئی دہائیوں میں اس ٹرینڈ میں کمی نہیں بلکہ شدت ہی دیکھنے میں آئی ہے۔ سابق امریکی صدر جمی کارٹر نے 1976 میں اپنی صدارتی مہم کے دوران وعدہ کیا تھا کہ وہ خلائی مخلوق کے حوالے سے دستاویزات شائع کریں گے۔ اس سے قبل کئی برس پہلے انھوں نے خود بھی اُڑن طشتری دیکھنے کا دعویٰ کیا تھا۔ ہوسکتا ہے جمی کارٹر نے سیارے وینس کو دیکھا ہو جو کہ اکثر نظر آتا ہے۔ سابق سیکریٹری خارجہ ہیلری کلنٹن نے بھی ایک مرتبہ اشارہ دیا تھا کہ وہ خلائی مخلوق کے وجود کے حوالے سے ’پینٹا گون کی فائلوں کو کھولنے‘ کی کوشش کریں گی۔ دوسری جانب سابق صدر ڈونلڈ ٹرمپ ماضی میں یہ کہہ چکے ہیں کہ وہ سوچیں گے کہ ’روزویل ڈاکیومنٹس‘ کو ڈی کلاسیفائی کیا بھی جا سکتا ہے یا نہیں۔ ان ڈاکیومنٹس میں اُڑن طشتری کے مبینہ کریش اور خلائی مخلوق کی لاشوں کی مبینہ برآمدگی کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ سابق صدر بل کلنٹن نے دعویٰ کیا تھا کہ انھوں نے ایک مرتبہ اپنے چیف آف سٹاف جان پوڈیسٹا کو امریکی فضائیہ کے خفیہ اڈے ایریا 51 بھیجا تھا تاکہ معلوم کیا جاسکے کہ خلائی مخلوق کی ٹیکنالوجی کے استعمال کی افواہیں سچ ہیں یا جھوٹ۔ واضح رہے جان پوڈیسٹا کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جو اُڑن طشتریوں سے متعلق ہر چیز کے بارے میں پُرجوش نظر آتے ہیں۔ خلائی مخلوق اور اُڑن طشتریوں کے حوالے سے دستاویزات شائع کرنے کے سب سے بڑے حامی ڈیموکریٹک سینیٹر چک شُمر تھے۔ انھوں نے ہی 2023 میں تین سینیٹرز کے ساتھ مل کر ایک بل پیش کیا تھا جس کے بعد پینٹا گون نے ’انوملوس فینومینا‘ سے متعلق دستاویزات ریلیز کیے تھے۔ پینٹا گون کی جانب سے ان دستاویزات کو شائع کرنے کا سلسلہ موجودہ صدر جو بائیڈن کے دور میں شروع ہوا تھا۔ اب تک خلائی مخلوق سے کسی کا سامنا نہیں ہوا اور ان کے قریب سے بھی کوئی نہیں گزرا لیکن اس حوالے سے افواہیں اب بھی پھیلائی جارہی ہیں۔

معاشرے کو درپیش مسائل

ان تمام افواہوں سے سازشی نظریات کو پنپنے کا موقع مل رہا ہے، جس کے سبب جمہوری اداروں پر سے لوگوں کا اعتماد متزلزل ہو رہا ہے۔ متعدد مرتبہ ایسے مطالبے سامنے آچکے ہیں کہ کسی طرح ایریا 51 میں گھسا جائے اور 2021 میں کیپیٹل ہل میں ڈنڈا بردار جتھوں کے گھس جانے کے بعد ایسا ہونے کے امکانات مزید بڑھ گئے ہیں۔ خلائی مخلوق اور اُڑن طشتریوں سے متعلق افواہوں کے سبب حقیقی سائنسی ریسرچ اور کمیونیکیشن پر بھی منفی اثرات پڑ سکتے ہیں۔ جزوی طور پر ڈزنی کی ملکیت یوٹیوب چینل ’ہسٹری‘ پر تسلسل سے ’قدیم خلائی مخلوق‘ کے حوالے سے شو نشر ہوتا ہے۔ اس شو کا اب 20 واں سیزن چل رہا ہے اور اس چینل کے ایک کروڑ 38 لاکھ سے زیادہ سبسکرائبرز ہیں۔ دوسری جانب امریکی ادارے ناسا کے آسٹر بائیولوجی چینل کے صرف 20 ہزار سبسکرائبرز ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی دلچسپی حقیقی سائنس میں کم ہے اور انٹرٹینمنٹ میں زیادہ۔

(بی بی سی اُردو)

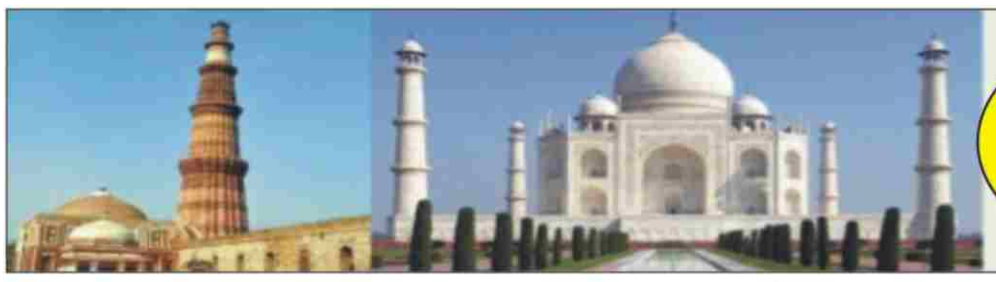

حکومت وقف ترمیمی بل واپس لے:۔۔۔مولانا الیاس خان فلاحی

اکولہ: 10 ستمبر (سید اسرار حسین) جماعت اسلامی ہند اور تمام اہم مسلم تنظیمیں و ادارے لوک سبھا میں پیش کردہ نئے مجوزہ وقف ترمیمی بل کو وقف کے تحفظ اور شفافیت کے نام پر وقف جائیدادوں کو غصب کرنے کی ایک گھناؤنی سازش قرار دیتے ہیں اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اپنی اس حرکت سے باز آئے اور بل کو واپس لے۔ اس بات کا اکولہ میں بروز منگل سرکٹ ہاؤس میں منعقدہ پریس کانفرنس میں مولانا الیاس خان فلاحی صاحب نے اظہار کیا۔ مولانا الیاس خان فلاحی صاحب نے مزید کہا کہ مجوزہ بل میں نہ صرف وقف کی تعریف، متولی کی حیثیت اور وقف بورڈ کے اختیارات کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی گئی ہے بلکہ سینٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈ کے ممبران کی تعداد میں اضافہ کے نام پر پہلی بار اس میں غیر مسلموں کو بھی لازماً ممبر بنانے کی تجویز لائی گئی ہے۔ سینٹرل وقف کونسل میں پہلے ایک غیر مسلم ممبر رکھا جاسکتا تھا، مجوزہ بل میں یہ تعداد 13 تک ہوسکتی ہے، جس میں دو تو لازماً ہونے ہی چاہئے۔ اس طرح وقف بورڈ میں پہلے صرف چیرمین غیر مسلم ہوسکتا تھا لیکن مجوزہ بل میں یہ تعداد 7 تک ہوسکتی ہے جب کہ بل کے مطابق دو تو لازماً ہوں گے۔ یہ تجویز دستور کی دفعہ 26 سے راست متصادم ہے جو اقلیتوں کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ اپنے مذہبی و ثقافتی ادارے نہ صرف قائم کر سکتے ہیں بلکہ اس کو اپنے انداز سے چلا بھی سکتے ہیں۔ یہاں یہ بات بتانا بھی ضروری ہے کہ ملک کی کئی ریاستوں میں ہندوؤں کے اوقاف کے انتظام وانصرام کے لئے یہ لازمی ہے کہ اس کے ارکان و ذمہ داران ہندو عقیدہ پر عمل پیرا ہوں۔ اسی طرح گرودوارہ پربندھک کمیٹی کے ممبرس بھی لازماً سکھ طبقہ سے ہوں گے۔ اسی طرح پہلے وقف بورڈوں کے ممبران کا انتخاب ہوتا تھا، اب اس کی نامزدگی ہوا کرے گی۔ اسی طرح مجوزہ بل سے وقف بورڈ کے سی ای او کے لئے مسلمان ہونے کی شرط ہٹادی گئی ہے۔ موجودہ وقف ایکٹ کے تحت ریاستی حکومت وقف بورڈ کی طرف سے تجویز کردہ دو افراد میں سے کسی ایک کو نامزد کرسکتی تھی جو کہ ڈپٹی سکریٹری کے رینک سے نیچے کا نہ ہوئے لیکن اب وقف بورڈ کے تجویز کردہ شرط ہٹادی گئی ہے اور اب ڈپٹی سکریٹری کی شرط کو ہٹا کر کہا گیا ہے کہ وہ جوائنٹ سکریٹری کی رینک سے کم نہ ہو۔ یہ ترمیمات واضح طور پر سینٹرل وقف کونسل اور وقف بورڈوں کے اختیارات کو کم کرتی ہے اور حکومت کی مداخلت کا راستہ ہموار کر رہی ہے۔ مجوزہ ترمیمی بل وقف املاک پر حکومتی قبضہ کا راستہ بھی ہموار کرتا ہے۔ اگر کسی جائید کے اوپر حکومت کا قبضہ ہے تو اس کا فیصلہ کرنے کا کلی اختیار بھی کلکٹر کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ کلکٹر کے فیصلہ کے بعد وہ ریونیو ریکارڈ درست کروائے گا اور حکومت وقف بورڈ سے کہے گی کہ وہ اس جائیداد کو اپنے ریکارڈ سے حذف کردے۔ اسی طرح اگر وقف املاک پر کوئی تنازعہ ہو تو اس کو طے کرنے کا اختیار بھی وقف بورڈ کے ذمہ تھا جو وقف ٹربیونل کے ذریعہ اسے طے کراتا تھا، اب وقف ٹربیونل کا یہ اختیار بھی مجوزہ بل میں کلکٹر کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ موجودہ وقف ایکٹ میں کسی بھی تنازعہ کو ایک سال کے اندر وقف ٹربیونل کے اندر لانا ضروری تھا، اس کے بعد کوئی تنازعہ سنا نہیں جائے گا۔ اب یہ شرط بھی ہٹادی گئی ہے۔ مجوزہ بل نے کلکٹر اور سرکاری انتظامیہ کو من مانے اختیارات دے دیئے ہیں۔ آج جب کہ کلکٹر کے حکم سے مسلمانوں کی زمینوں پر بلڈوزر چلائے جار ہے ہیں تو پھر وقف املاک کے سلسلے میں ان کے رویہ پر کیسے بھروسہ کیا جاسکتا ہے؟ مجوزہ بل میں وقف ایکٹ 1995 کے سیکشن 40 کو من مانے ڈھنگ سے پوری طرح حذف کر دیا گیا ہے۔ یہ سیکشن وقف بورڈ کا دائرہ، حدود اور اختیار سے کرتی ہے جس کے تحت وقف رجسٹریشن، وقف املاک کی حیثیت وغیرہ کی جاتی ہے۔ اب یہ تمام اختیارات کلکٹر کے حوالے کردئے گئے اسی طرح سروے کمشنر کو نامزد کرنے کے وقف بورڈ کے اختیار کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ مجوزہ بل میں یہ ذمہ داری بھی کلکٹر کے حوالے کر دی گئی ہے۔ مجوزہ بل سے بحیثیت استعمال وقف کو بتا دیا گیا ہے۔ اسلامی قانون اوقاف میں اس کا ایک اہم مقام ہے۔ جسے وقف ایکٹ 1995 میں بھی قبرستان بھی وقف تسلیم کی جائے گی، اسے بنانا نہ صرف اصول وقف کی خلاف ورزی ہوگی بلکہ یہ فرقہ پرست عناصر کو وقف املاک پر قبضہ کرنے کا ایک ہتھیار بن جائے گا۔ اس طرح ایسی مساجد، مدرسے، درگاہیں اور قبرستان چاہے دو صدیوں سے استعمال میں رہے ہوں لیکن ملک کے ریوینو رپکارڈ میں اگر ان کا اندراج نہ ہو تو ان پر مقدمات تنازعات اور غیر قانونی قبضوں کا راستہ صاف ہوجائے گا۔ مجوزہ بل کے تحت دینی یا خیراتی کسی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کو مستقل طور پر وقف نہیں کرسکتا۔ پھر یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ کون شخص اسلام پر عمل پیرا ہے یا نہیں اس کی سند کون دے گا۔ جہاں ایک طرف مجوزہ بل میں غیر مسلموں کو ممبر بنانے کی تجویز ہے، وہیں یہ بل غیر مسلموں کے ذریعہ اپنی کسی جائیداد کو وقف کرنے پر پابندی لگاتا ہے۔ اپنی ذاتی املاک میں جو انہوں نے مذہبی اور یہاں یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ وقف املاک اللہ تعالی کو پیش کی ہیں وقف بورڈ اور متولیوں کا رول انہیں صرف ریگولیٹ کرنے کا ہے۔ جماعت اسلامی ہند، آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، جمعیت علما ہند، مرکزی جمعیت اہل حدیث اور تمام دینی تنظیمیں اس بل کو جو وقف املاک کو تباہ و برباد کرنے اور ان پر قبضوں کی راہ ہموار کرنے کے لئے لایا گیا ہے واپس لے۔ ہم این ڈی اے میں شامل سیکولر سیاسی پارٹیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ پارلیمنٹ سے منظور نہ ہونے دیں۔ یہ بل اگر پارلیمنٹ میں پیش کیا گیا تو مسلمانوں، دوسری اقلیتوں اور تمام انصاف پسند لوگوں کے ساتھ اس کے خلاف ملک گیر تحریک چلائیں گے۔ اس پریس سے مولانا الیاس خان فلاحی صاحب (امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹرا و ممبر مسلم پرسنل لاء بورڈ)، مفتی اشفاق قاسمی صاحب (قاضی دارالقضاء اکولہ و ممبر مسلم پرسنل لاء بورڈ) نے اظہار خیال کیا، ابتدائی گفتگو و شرکاء تعارف ڈاکٹر احمد عروج مدثر صاحب (امیر مقامی جماعت اسلامی ہند آکولہ) نے کروایا جبکہ کنوینر اور میڈیا انچارج سید ندیم صاحب کے ساتھ ساتھ حامد حسین صاحب (ڈائریکٹر مثالی مساجد پروجیکٹ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹرا)، ڈاکٹر عمر کہاڑے صاحب، الطاف خان صاحب، ارشاد شیخ صاحب (سکریٹری مقامی)، محمد یونس صاحب (سکریٹری ملکی و ملی امور جماعت اسلامی ہند آکولہ)، محمد نفیس خان صاحب، سوشل میڈیا انچارج محمد ماجد شیخ صاحب وغیرہ موجود تھے۔

پانی سپلائی محکمہ کی ممبرا اور دیوا پرابھاگ سمیتی علاقوں میں کارروائی

97 غیر قانونی نل کنکشن کاٹے گئے

تھانے: 10 ستمبر (آفتاب شیخ) ممبرا اور دیوا پرابھاگ سمیتی علاقوں میں بھولے ناتھ نگر، کھریولی، دیوی نالہ، اور گرین پارک جیسے علاقوں میں ایک انچ قطر کی ۹۷ نل کنکشن پانی سپلائی محکمہ نے کاٹ دیے ہیں۔ اس معاملے میں مقدمات درج کرنے کی کارروائی شروع کردی گئی ہے۔ پچھلے ہفتے پانی کے بل وصولی کے سلسلے میں ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی نے پانی سپلائی محکمہ کے انجینئرز اور میٹر ریڈرز کے ساتھ ایک میٹنگ کی۔ اس میٹنگ میں، میٹر ریڈرز کو ہفتہ وار اہداف مقرر کیے گئے۔ ساتھ ہی غیر قانونی نل کنکشن کاٹنے کے لیے کارروائی کرنے کی ہدایت دی گئی۔ ایڈیشنل کمشنر سندیپ مالوی نے ہدایت دی کہ اگر غیر قانونی عمارتوں میں پانی کا استعمال جاری ہے تو اس پر بھی مقدمات درج کیے جائیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں، ممبرا اور دیوا پرابھاگ میں کلیان پھاٹا سے ۶۶۰ ملی میٹر اور ۳۵۰ ملی میٹر قطر کی مین واٹر لائن سے روزانہ تقریباً ۵۷ ملین لیٹر پانی سپلائی کیا جاتا ہے۔ سب اربن انجینئر (پانی سپلائی) ونود پاوار نے بتایا کہ کچھ شہریوں نے اس مین واٹر لائن سے غیر قانونی طور پر نل کنکشن لیے ہوئے تھے، جس کے نتیجے میں یہ کنکشن کاٹنے کی کارروائی کی گئی۔ اسی طرح پورے میونسپل کارپوریشن کے علاقے میں غیر قانونی نل کنکشن کاٹنے کا عمل جاری رہے گا۔

مُعلّم تقرری کے لیے لازمی ٹی۔ای۔ٹی امتحان 10 نومبر 2024ء اتوار کو آن لائن

عریضہ بھرنے کی مدت 9 ستمبر سے 30 ستمبر 2024ء تک

طویل انتظار کے بعد حکومت مہاراشٹر نے امسال ہونے والے ٹی۔ای۔ٹی۔ امتحان کا بالآخر اعلان کر دیا ہے۔ ریاست مہاراشٹر میں 2013ء سے معلم اہلیتی امتحان (Teacher Eligibility Test-TET) بطور اقل تعلیمی لیاقت (Minimum Education Qualification) لازم قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا بطور پرائمری ٹیچر تقرری کے لیے تب ہی سے ایچ۔ایس۔سی، ڈی۔ایڈ کے ساتھ ساتھ ٹی۔ای۔ٹی امتحان کامیاب کرنا بھی لازم قرار ہوگیا ہے۔ ویسے تو ہر سال اس امتحان کا انعقاد کیا جانا چاہیے مگر گزشتہ چند برسوں میں کبھی کبھی اس امتحان کے انعقاد میں تاخیر بھی دیکھنے کو ملی ہے۔ ریاست مہاراشٹر میں یہ امتحان لینے کی ذمہ داری حکومت نے پریکشا پریشد، پونے اس ادارے کو تفویض کی ہے۔ 9 ستمبر 2024ء کو جاری اپنے اعلامیے میں پریکشا پریشد نے آئندہ ہونے والی ٹی۔ای۔ٹی امتحان کی تاریخ کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ امتحان 9 نومبر 2024 بروز اتوار کو منعقد ہوگا جبکہ آن لائن عریضہ فارم بھرنے کی مدت 9 ستمبر 2024ء سے 30 ستمبر 2024ء تک رہے گی۔

پریکشا پریشد نے اپنے اعلامیے میں اس امتحان سے متعلق باقاعدہ ایک ٹائم ٹیبل دیا ہوا ہے۔

نمبر شمار	سرگرمی	تاریخ
1	آن لائن عریضہ اور فیس بھرنے کی مدت	9 ستمبر 2024ء سے 30 ستمبر 2024ء
2	ایڈمٹ کارڈ آن لائن دستیاب	28 اکتوبر 2024ء سے 10 نومبر 2024ء
3	ٹی۔ای۔ٹی پہلا پرچہ تاریخ اور وقت	10 نومبر 2024ء، وقت صبح 30:10 سے دوپہر 00:1
4	ٹی۔ای۔ٹی دوسرا پرچہ تاریخ اور وقت	10 نومبر 2024ء، وقت دوپہر 00:2 سے شام 30:4

کچھ انتظامی امور کی وجہ سے تاریخوں میں تبدیلی سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(Mob.9423489091)

عمدۃ القراء حضرت مولانا انصار علی قریشی نقشبندی کی 28 ویں سالانہ فاتحہ

علمائے ذوی الاحترام، مشائخ عظام اور حفاظ کرام کی شرکت

حیدرآباد 10 / ستمبر (راست) محب زماں انصار العلماء عمدۃ القراء حضرت علامہ قاضی الحاج محمد انصار علی قریشی جاوید نقشبندی قادری علیہ الرحمہ سابق استاذ جامعہ نظامیہ و جامعہ باقیات صالحات ویلور کی 28 ویں سالانہ فاتحہ کے موقع پر بحسن نگرانی جانشین حضرت عمدۃ القراء علیہ الرحمہ قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی اتوار 8 / ستمبر کو بعد نماز عصر مزار اقدس حضرت عمدۃ القراء علیہ الرحمہ پر حاضری ہوئی علمائے کرام، مشائخ عظام اور تلامذہ ومحبان عمدۃ القراء کے ہمراہ صندل مالی کی رسم انجام دی گئی، غلاف مبارک اور چادر گل پیش کی گئی سما نشید گروپ نے نعت و منقبت کے نذرانے پیش کئے تلمیذ خاص حضرت عمدۃ القراء مفسر قرآن حضرت علامہ شاہ محمد فصیح الدین نظامی صدر نشین شیخ الاسلام لائبریری اینڈ ریسرچ سینٹر نے دعا فرمائی اس موقع پر انیس ملت حضرت مولانا ابو عمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، حضرت مولانا حافظ خواجہ حامد الدین آصف نظامی استاذ جامعہ نظامیہ، مولانا محمد ثناء اللہ حقانی امام مسجد دادے میاں، مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نقشبندی امام جامع مسجد محبوبیہ، حافظ محمد احمد حسین نقشبندی، حافظ و قاری محمد نور نقشبندی امام مسجد فتح شاہ، قاری حبیب عبداللہ الکاف العلوی الحسینی چشتی القادری جانشین شیخ البردہ حضرت حبیب عمر الکاف علیہ الرحمہ، حافظ سید صدیق، حافظ محمد انور، حافظ محمد اسماعیل، حافظ محمد اللہ بخش، حافظ محمد توفیق، مولوی محمد محمود نظامی، مولانا مفتی محمد صلاح الدین نظامی امام و خطیب جامع مسجد درگاہ حضرت برہنہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ، مولوی سید معین الدین شرفی ناظم مدرسہ جمیل العلوم، حافظ محمد افروز امام جامع مسجد فاطمہ، حافظ محمد منیر نقشبندی، حافظ محمد باسط، جناب قاری سید اسماعیل، جناب مولوی احتشام الحق، جناب افتخار نوید، جناب محمد اسلم قادری، جناب محمد روشن، جناب خواجہ معین خان رکن انتظامی کمیٹی درگاہ حضرت برہنہ شاہ، جناب سید عمران مصطفی حسینی چیرمین سما نشید، جناب خالد قادری، جناب مصطفی خان قادری، جناب مدثر قادری اراکین سما نشید، فرزندان حضرت عمدۃ القراء قاضی محمد انوار علی قریشی، قاضی محمد تراب علی قریشی، اور قاضی محمد فضیلت علی قریشی کے علاوہ تلامذہ، معتقدین، محبین اور عزیز و اقارب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

مانو میں سول سروسز کے لیے درخواستیں مطلوب

حیدرآباد، 10 ستمبر (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی میں سول سروسز کے امتحانات (پریلمس ومینس) 25-2024 کے لیے باضابطہ کوچنگ دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ پروفیسر ایچ علیم باشا، ڈائرکٹر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی سیول سروسز اگزمنیشن کوچنگ اکیڈیمی کے مطابق سیول سروسز کوچنگ کے لیے درخواست طلب کی جارہی ہیں۔ یہ کوچنگ پریلمس اور مینس دونوں کے لیے ہے۔ اس کوچنگ کے منتخبہ امیدواروں کو ہاسٹل کی سہولت دی جائے گی۔ درخواست داخل کرنے کی آخری تاریخ 20 ستمبر ہے۔ گریجویٹ کامیاب امیدوار جن کا تعلق اقلیتیں، ایس سی، ایس ٹی اور خواتین زمروں سے ہے وہ داخلے کے لیے یونیورسٹی کے پورٹل http://manuu.gleamappstore.com/ پر رجسٹریشن کرواسکتے ہیں۔ انٹرنس ٹسٹ پیپر I (جنرل اسٹڈیز (صرف ایم سی کیو)) اور پیپر II تحریری امتحان کا 29 ستمبر کو اہتمام کیا جائے گا۔ جبکہ 28 اکتوبر سے کلاسز کا آغاز ہوگا۔ مزید تفصیلات کے لیے یونیورسٹی ویب سائٹ www.manuu.edu.in ملاحظہ کریں۔

کوپری میں پولیس کی کارروائی، تاجروں سے ہفتہ وصولی کرنے والے ملزمین گرفتار

تھانے: 10 ستمبر (آفتاب شیخ) کوپری پولیس نے علاقے کے تاجروں سے بڑے پیمانے پر جبراً رقم وصول کرنے والے دو افراد کو گرفتار کرکے ایک بڑی کارروائی کی ہے۔ 60 سالہ کڈوبا مہادو تیلوڑے اور 40 سالہ وشال عرف بالا صاحب راؤ بھوسلے نامی ملزمان 2019 سے کوپری کے نامور کاروباریوں کو نشانہ بنا رہے تھے، جن سے 50,000 روپے سے لے کر 1,80,030 روپے تک کی وصولی کرتے تھے۔ کوپری پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر رنجیت ڈیڑے سے ملی اطلاع کے مطابق یہ دونوں ملزم تاجروں کو بار بار فون کرکے دھمکیاں دیتے تھے، کہ اگر انھوں نے طلب کی رقم نہیں دی تو ان کی جانوں کو خطرہ ہوگا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ پورے تھانے پر ان کا کنٹرول ہے اور اگر تاجروں نے ان کی بات نہیں مانی تو ان کی جانیں خطرے میں پڑ سکتی ہیں۔ متاثرہ تاجروں میں سے ایک کی طرف سے درخواست موصول ہونے کے بعد، ڈی سی پی امرسنگھ جادھو اور اے سی پی ہیمنت شندے کی رہنمائی میں انسپکٹر ڈیڑے اور انسپکٹر سنجے نلاوڈے کی قیادت میں ایک خصوصی ٹیم تشکیل دی گئی۔ اس ٹیم نے پولیس آپریشن کے دوران ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ انسپکٹر ڈیڑے نے کہا کہ ہم کوپری کے دیگر تاجروں سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ بھی اس طرح کی وصولی کا معاملہ ہوا ہے تو وہ فوری طور پر کوپری پولیس اسٹیشن سے رابطہ کریں۔ تحقیقات جاری ہیں اور ہم اپنے علاقہ کی کاروباری برادری کی حفاظت اور سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہیں۔ ملزمان کو گرفتاری کے بعد پولیس کے حوالے کر دیا گیا ہے اور مزید قانونی کارروائی کی جارہی ہے۔

مقابلہ جاتی امتحان اسٹڈی سینٹر اور اقبال اسپورٹس انجمن جلگاؤں کی جانب سے

کیریئر گائیڈنس وحوصلہ افزائی کا تہنیتی پروگرام

جلگاؤں: 9 ستمبر (عبدالوحید جنیدی) مقابلہ جاتی امتحان اسٹڈی سینٹر اور علامہ اقبال اسپورٹس انجمن جلگاؤں کی جانب سے کیریئر گائیڈنس و کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کے پروگرام کا شاندار انعقاد عمل میں آیا پروگرام کا آغاز حافظ اسحاق نے تلاوت قرآن پاک سے کیا، پروگرام کے اغراض ومقاصد حاجی الطاف نے پیش کیا اس پروگرام کی صدارت اقرا ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر عبدالکریم سالار نے فرمائی، بطور مہمانان خصوصی انڈین ریڈ کراس سوسائٹی کے نائب صدر عبدالغنی میمن سابق میں رہساول منا تیلی ڈپٹی رجسٹرار نارتھ مہاراشٹر یونیورسٹی سلیم دیش پانڈے، ریاض شیخ امن لیر جاوید جناب مارول، ناظم بیگ، عزیز سالار، اقراء ایچ تھیم کالج کے پرنسپل ڈاکٹر چاند سر، جانثار اختر سر، نگر سیوک ریاض باغبان، عارف دیشمکھ نے شرکت فرمائی۔ اس موقع فارسٹ آفیسر ضمیر شیخ نے مسابقتی امتحانات کے دوران آنے والی دشواریوں کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے حل کو پیش کیا، مسابقتی امتحان سینٹر کے ڈائریکٹر ڈاکٹر راغب نے مختلف مقابلہ جاتی امتحانات اس عنوان پر سحر حاصل گفتگو کی، اقرا ایجوکیشن سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار صاحب نے اپنے خطبہ صدارت میں مختلف شعبوں کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی، اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے جاوید پٹھان آصف ہارون سر، ایڈوکیٹ کامل، جاوید مکرم، ایوب شیخ، عمران خان، رئیس جاگیردار معیز دیش پانڈے ریاض دیش پانڈے ریحان سرامن فاؤنڈیشن نے خوب محنت کی نظامت کے فرائض آصف ہارون سر نے احسن طریقے سے انجام دے مفتی عتیق الرحمن صاحب کے رسم شکریہ پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

پپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے اورنگ آباد ڈویژن کے ٹیچر ایم ایل اے وکرم جی کالے صاحب کا شایان شان استقبال

اورنگ آباد: 10 ستمبر: مراٹھواڑہ کے معلمین کے لیے جدوجہد کرنے والے، اساتذہ کے چہیتے ٹیچر ایم ایل اے اور پپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کے سرپرست مسٹر وکرم جی وسنت راؤ کالے صاحب کو حال ہی میں قانون ساز کونسل میں بہترین تقریر کرنے سے متاثر ہوکر صدر جمہوریہ محترمہ دروپدی مرموہی کے ہاتھوں سے ایوارڈ ملنے کی خوشی میں کل وسندر اہال، گوداوری پبلک اسکول اورنگ آباد میں پپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کی جانب سے شیخ عبدالرحیم صاحب نے شال اور پھولوں کا گلدستہ دے کر باپائے کو مبارکباد دی اور ان کے مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اس موقع پر ان کی اہلیہ، پرنسپل اور ہماری رہبر محترمہ شوبھانگی کالے ان کے ساتھ تھیں۔ پپی ٹو ہیلپ فاؤنڈیشن کے بانی صدر شیخ عبدالرحیم سر اور تعلیمی شعبے سے تعلق رکھنے والے بہت سے معزز حضرات بھی موجود تھے۔

صمدیہ ہائی اسکول وجونیئر کالج میں صمدیہ کی عدالت میں علمی بحث ومباحثہ' کا انعقاد

10 ستمبر: 5 ستمبر 2024 بروز جمعرات، کو یوم اساتذہ کے موقع پر صمدیہ ہائی اسکول وجونیئر کالج میں صمدیہ کی عدالت میں علمی بحث ومباحثہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں مختلف شعبہ سے تعلق رکھنے والے ماہرین کو مدعو کیا گیا۔ صمدیہ ہائی اسکول و جونیئر کالج کے پرنسپل ساجد صدیقی سر نے فرداً فرداً ماہرین سے سوال کیا اور سب نے اپنے خیالات کے مطابق اطمینان بخش جواب دیئے۔ سابق ایم ایل اے روپیش مہاترے صاحب نے کہا کہ پچھڑے علاقے کے طلبہ کو تعلیم میں ہر طرح کی سہولت مہیا کی جائے گی۔ اسی طرح پرنٹ میڈیا سے تعلق رکھنے والے قطب الدین شاہد صاحب نے اخبار کو پڑھنے کے فائدے سے طلبہ، اساتذہ اور والدین کو آگاہ کیا۔ ایڈوکیٹ نیاز وکیل صاحب اور رخسانہ قریشی صاحبہ (سوشل ورکر) نے صمدیہ کی عدالت میں جرائم کو کم کرنے میں والدین اور اساتذہ کے کردار کو بیان کیا۔ مفتی حذیفہ صاحب اور قاری مصدق صاحب نے حدیث کی روشنی میں فرمایا کہ طلبہ کو تعلیم دینے کے لیے اساتذہ کو درمیانی راستہ نکالنا چاہیے۔ پرنسپل روش انصاری سر نے اساتذہ کی پروفیشنل لائف اور پرسنل لائف کو کس طرح ایک دوسرے پر اثر انداز نہیں ہونا چاہئے اسے بہتر طریقے سے سمجھایا۔ پرنسپل شرمین میڈم نے مساوات مرد و زن پر زور دیا۔ ایڈوکیٹ الصباح نے لڑکیوں کے وکیل بننے کے فائدے سے آگاہ کیا۔ فیروز میمن صاحب (دی وائس چینل) جو کہ سوشل میڈیا سے تعلق رکھتے ہیں انھوں نے والدین کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اگر والدین بچوں کو موبائل ہی نہیں دیں گے تو وہ سوشل میڈیا کا غلط استعمال کیسے کریں گے۔ اسی طرح انھوں نے real news اور fake news کو کس طرح پہچان سکتے ہیں اس کے بارے میں بھی طلبہ واساتذہ کو بتایا۔ BWES کے خازن ڈاکٹر انیس صاحب نے اسکول کے بہتر انتظام میں اساتذہ کے کردار کو بیان کیا۔ جج کے فریضے کو سراج مومن صاحب نے ادا کیا۔ پروگرام میں بھیونڈی ویورس ایجوکیشن سوسائٹی کے سکریٹری ایڈوکیٹ خیف نیاز مومن صاحب اور انتظامیہ کے ممبران بھی شامل تھے۔ پروگرام کے انچارج مومن سائشتہ میڈم، بیگ حناء میڈم اور مومن سعدیہ مس تھیں۔ پروگرام کی کامیابی پر انتظامیہ نے پرنسپل صدیقی ساجد سر واسٹاف کو مبارکباد پیش کی۔

راولپنڈی میں مسلح ڈکیتیوں کی وارداتوں میں اضافہ

راولپنڈی-10 ستمبر-ایم این این- راولپنڈی میں سٹریٹ کرائمز میں کمی کے آثار نظر نہیں آ رہے ہیں کیونکہ جرائم پیشہ افراد ڈھٹائی سے خواتین اور راہگیروں سے نقدی اور موبائل فون چھین رہے ہیں۔ صدر برونی اور نصیر آباد تھانوں کے علاقوں میں حالیہ واقعات رپورٹ ہوئے ہیں جہاں الگ الگ واقعات میں ایک خاتون اور دو بھائیوں سے نقدی اور موبائل فون چھین لیے گئے۔ ان واقعات کی سی سی ٹی وی فوٹیج سامنے آگئی ہے، تاہم مجرموں کی گرفتاری ابھی باقی ہے۔ صدر تھانے کے علاقے کہکشاں کالونی میں پیش آنے والے پہلے واقعے میں سی سی ٹی وی فوٹیج میں ایک خاتون اپنے موبائل فون پر بات کرتے ہوئے بچے کے ساتھ چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ ایک موٹر سائیکل سوار سنسان گلی میں چکر لگاتا ہے، اور عورت کو دیکھ کر، بھاگنے سے پہلے اس کے ہاتھ سے فون چھیننے کے لیے تیزی سے واپس آتا ہے۔

پاکستان میں عمران خان کی پارٹی رہنماؤں کے خلاف کریک ڈاؤن

اسلام آباد۔ 10 ستمبر۔ ایم این این۔ پاکستانی پولیس نے دارالحکومت میں ایک بڑی ریلی کی طرف سے پارٹی چیف عمران خان کی رہائی کے مطالبے کے ایک دن بعد چھاپوں میں سابق وزیر اعظم عمران خان کی پارٹی کے متعدد قانون سازوں اور رہنماؤں کو حراست میں لے لیا۔ 71 سالہ سابق کرکٹ اسٹار کو پاکستان کے فوجی جرنیلوں کے ساتھ تنازعہ کی وجہ سے 2022 میں ان کی معزولی کے بعد ایک سال سے زیادہ عرصے سے قید کیا گیا تھا، جو بڑی حد تک ملک کی قیادت کا تعین کرتے ہیں۔ پولیس کے ترجمان نے چار افراد کو حراست میں لینے کی تصدیق کی، حالانکہ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ 13 افراد کو اسلام آباد کے مختلف مقامات سے اٹھایا گیا۔ میڈیا فوٹیج میں پولیس کو حراست کے دوران قانون سازوں کو گاڑیوں میں زبردستی بٹھاتے ہوئے دکھایا گیا ہے، جسے پارٹی کے اپوزیشن لیڈر عمر ایوب خان نے قابل نفرت قرار دیا ہے۔ خان کے معاون، ذوالفقار بخاری نے ایکس پر گرفتاریوں کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے کہا کہ پیر کے احتجاج نے حکومت کو خوفزدہ کر دیا تھا۔ حراست میں لیے گئے افراد میں پارٹی چیئرمین گوہر خان اور سینئر شخصیات شعیب شاہین اور شیر افضل مروت شامل ہیں۔ فروری کے عام انتخابات میں سب سے زیادہ نشستیں جیتنے کے باوجود، خان کی پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) پارٹی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی، جس کی وجہ سے حریفوں نے وزیر اعظم شہباز شریف کی قیادت میں مخلوط حکومت بنائی۔ ایک دن پہلے، خان کی رہائی کا مطالبہ کرنے والی ریلی کے دوران پولیس اور پی ٹی آئی کے حامیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں، جس میں ایک سینئر پولیس اہلکار زخمی ہوا۔ پی ٹی آئی نے تشدد کے لیے پولیس کی جارحیت کو ذمہ دار ٹھہرایا۔ صوبہ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ علی امین گنڈا پور نے ریلی کے دوران حکمران اتحاد اور فوج دونوں کو تنقید کا نشانہ بنایا، فوج کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے گھر کو ترتیب دیں اور خان کے خلاف کسی بھی ممکنہ فوجی مقدمے کے خلاف خبردار کیا۔ وزیر اطلاعات عطا اللہ تارڑ نے گنڈا پور پر تشدد بھڑکانے اور خان کو زبردستی رہا کرنے کی دھمکی دینے کا الزام لگایا۔ پولیس نے چار گرفتاریوں کی تصدیق کی لیکن الزامات یا گرفتاریوں کے بارے میں کوئی تفصیلی بیان نہیں دیا۔ دوسری طرف پی ٹی آئی کے رہنما اسد قیصر نے دعوی کیا ہے کہ بیرسٹر گوہر سمیت پی ٹی آئی کے متعدد ارکان کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر ملک میں پارلیمنٹ کا کوئی وقار باقی رہ گیا ہے۔ مسٹر اسپیکر، کیا یہ آپ کی اجازت سے ہوا ہے۔ پی ٹی آئی حکومت میں قومی اسمبلی کے سابق اسپیکر قیصر نے سوال کیا۔ پی ٹی آئی رہنما نے کہا کہ خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ کے ساتھ جو سلوک کیا گیا وہ قابل مذمت ہے۔ قیصر نے کہا،" پاکستان کے خاص طور پر کے پی کے لوگ اس پر مشتعل ہو گئے ہیں۔" پی ٹی آئی رہنما نے سوال کیا کہ کیا آپ کو لگتا ہے کہ یہ حربے کسی کو ڈرا دیں گے۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ" احتجاج اور جلسے کرنا ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے"۔ اسد قیصر نے کہا کہ آپ ملک کو عدم استحکام اور افراتفری کی طرف لے جار ہے ہیں۔ پی ٹی آئی کے سینئر رہنما نے کہا کہ شہباز شریف آپ اسی طرح وزیر اعظم رہنے کا ارادہ رکھتے ہیں، آپ کے دن گنے جا چکے ہیں۔

जा.क्रं.नांवाशमनपा. ०६/३७/२०२४
नांदेड वाघाळा महानगरपालिका
दिनांक: २९/५/२०२४

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रं.२४/४०/क्षे.का.०६(सिडको)/२०२३-२४
प्रकरण: नांव परिवर्तन करणे बाबत.

या जाहिर प्रगटनद्वारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की श्रीमती सुरेखा पि. पारप्पा भंडारे (लग्नापूर्वीचे नाव) सुरेखा भ्र. सदाशिव भालके (लग्नानंतरचे नाव) रा. नांदेड यानी अर्ज सादर केला आहे की, सिडको घर क्र. 11-1-40611011873(वाटणी) टाईप ---- सेक्टर -- शेत सर्वे नं.५६ गट नं.-- प्लॉट/फल्ट क्रं.३४ एकुण क्षेत्रफळ ११७.०० चौ.मी.

ज्याचा महानगर पालिका मालमत्ता क्रं.११-१ पिन नं.४०६११०११८७३ श्री चंद्रप्रकाश जुबाल किशोर खियानी व इतर मनिषा शंकरराव पावडे रा.नांदेड यांचे नांवे नोंद असलेली मालमत्ता अर्जदाराने हस्तांतरण दस्त क्र.८३९१/२३ दि.२२/८/२३ व सिडको प्रशासन --- सातबारा पत्रक दि.०१/०५/२४ आधारे प्राप्त झालेली आहे. त्यांचे नावाची नोंद नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिकेच्या मालमत्ता कर अकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे. तरी या संबंधात कोणास काही आक्षेप असल्यास, त्यांनी हे जाहिर प्रगटन प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (१५) पंधर दिवसाचे आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासह दाखल करावा. अन्यथा वरील आवधी संपल्यानंतर सदरील मालमत्तेवर अर्जदाराचे नांवाने मालमत्ता कर अकारणी नोंदवहीत सदरील नावाची नोंद घेण्यात येईल.

चर्तु:सिमा -पुर्वेस- ९.०० मी रुंद रोड आहे
पश्चिमेस - सर्वे नं.५६ चा भाग आहे.
दक्षिणेस - प्लॉट नं.३३ आहे.
उत्तरेस - प्लॉट नं.३५ आहे.

क्षेत्रीय अधिकारी
क्षेत्रीय कार्यालय क्रं.०६ सिडको,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

اسمبلی انتخابات اوپنین پول: مہایوتی اور مہاوکاس اگھاڑی کو کتنی سیٹیں ملیں گی؟ جانئے تفصیل

ممبئی: 10/ستمبر (ورق تازہ نیوز) آنے والے وقت میں مہاراشٹر کی سیاست میں ہلچل مچنے والی ہے۔ کیونکہ آنے والے وقت میں اسمبلی الیکشن کا بگل بجنے والا ہے۔ لیکن اس الیکشن کا بگل بجنے سے پہلے ہی لوک پول تنظیم کی رائے شماری سامنے آئی ہے۔ لوک پول تنظیم کی جانب سے کرائے گئے سروے میں براہ راست اعداد وشمار سامنے آئے ہیں۔ لوک پول سروے سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں مہاوتی (شیوسینا شندے اور بی جے پی) 115 سیٹوں پر رُک جائے گی۔ لوک پول سروے کے مطابق مہاوکاس اگھاڑی کو اسمبلی انتخابات میں 141 سے 154 سیٹیں ملیں گی۔ لوک پول تنظیم کے ذریعہ کرائے گئے ایک رائے عامہ کے سروے میں وی بی اے کو اکثریت کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ لوک پول سروے کے مطابق کانگریس کو سب سے زیادہ سیٹیں ملتی نظر آرہی ہیں۔ لوک پول سروے کے مطابق مہایوتی کو 115 سے 128 سیٹیں ملنے کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ مہاوتی کو کل ووٹوں کا 38 سے 41 فیصد ملنے کا امکان ہے۔ مہاوکاس اگھاڑی کو 141 سے 154 سیٹوں پر جیت کا امکان ہے۔ اس کے علاوہ ائم وی اے کوکل ووٹوں کا 41 سے 44 فیصد ملنے کا امکان ہے۔ اس لیے لوک پول کے سروے سے صاف ظاہر ہے کہ آنے والے وقت میں مہاراشٹرا میں مہا وکاس اگھاڑی کی حکومت آنے کا امکان ہے۔

ادھر ایم ایل اے روہت پوار نے اس سلسلے میں ایک اور دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے جو دعویٰ کیا ہے اس کا لوک پول سروے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن روہت پوار نے بی جے پی کے اندرونی سروے کا ذکر کیا ہے۔ ان کے اس دعوے نےکئی سیاسی لیڈران کی نیند اُڑا دی ہے۔

روہت پوار نے نمبر بتائے: این سی پی شرد چندر پوار پارٹی کے ایم ایل اے روہت پوار نے بھی اس سلسلے میں ایک اشارہ ٹویٹ کیا ہے۔ بی جے پی کے اندرونی سروے کے مطابق لوک سبھا انتخابات اسمبلی انتخابات کے نتائج دہرائے جاسکتے ہیں۔ روہت پوار نے دعویٰ کیا ہے کہ اس اندرونی سروے سے بی جے پی میں خوف پھیل گیا ہے۔ اطلاعات یہ بھی سامنے آرہی ہیں کہ اجیت دادا کو بی جے پی نے شرد پوار گروپ کو روکنے کے لیے خصوصی پیشکش کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ روہت پوار نے براہ راست نمبر بتا دیے ہیں کہ کون سی پارٹی کتنی سیٹیں جیت سکتی ہے۔

روہت پوار نے کیا کہا؟: ایک اندرونی ذرائع کے مطابق، دوسرے دن بی جے پی کا اندرونی سروے سامنے آیا ہے اور اس نے پیش گوئی کی ہے کہ اجیت داد کے گروپ کو 7-11 سیٹیں ملیں گی، شندے صاحب کے گروپ کو 17-22 سیٹیں اور بی جے پی کو 62-67 سیٹیں ملیں گی۔ جس سے بی جے پی کے اندر خوف پھیل گیا ہے۔ اس کی وجہ سے مرکزی سطح سے کئی تحریکیں شروع ہوگئی ہیں"، اس طرح روہت پوار نے دعویٰ کیا۔ روہت پوار نے کہا، "بی جے پی کے ایک بڑے مرکزی لیڈر نے اجیت دادا کو کچھ سیٹوں کی پیشکش کی ہے اور اجیت دادا نے بھی 6 سے 7 اضافی سیٹوں کی پیشکش کی ہے اگر وہ شرد پوار کے این سی پی لیڈروں کے خلاف بڑے لیڈروں کو انتخابی حلقے میں کھڑا کریں یا آزاد امیدواروں کو میدان میں اتارنے کی تیاری ظاہر کریں"۔

وقف بورڈ ترمیمی بل کیخلاف قرداد پاس کرنے سے گریزاں کیوں؟ شبیر انصاری

پربھنی میں او بی سی اور مسلم یکجہتی کے لیے اجلاس برائے مکالمہ

پربھنی میں منعقدہ او بی سی مسلم یکجہتی اجلاس میں محمد غوث زین شبیر انصاری کا استقبال کرتے ہوئے

پربھنی 10/ستمبر (رپورٹ محمد ضیاء الدین) مہاراشٹر کے وقف بورڈ کا الیکشن ہی غیر قانونی ہے اور نو منتخبہ چیرمن اپنے آقاوں کی خوشنودی کے لیے وقف کے کاز کو نقصان پہنچا رہے ہیں چونکہ وہ ان لوگون کے رحم و کرم پر ہیں جو وقف ایکٹ میں ترمیم کرنا چاہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ مہاراشٹر وقف بورڈ وقف امینڈمنٹ کے خلاف ویسی قرارداد پاس کرنے سے ڈر رہا ہے جو کہ تلنگانہ اور کرناٹک کے وقف بورڈ نے پاس کی ہے ان خیالات کا اظہار مسلم او بی سی سنگھٹنا کے رہنما شبیر انصاری نے کیا وہ پربھنی کے بی رگھوناتھ ہال میں ان کے اعزاز میں منعقدہ اجلاس سے مخاطب تھے ۔ جلسہ کا آغاز حافظ عامر صاحب تلاوت کلام پاک سے ہوا جلسہ کی صدارت جناب شبیر انصاری کررہے تھے جبکہ مہمانان خصوصی تھے تحسین احمد خاں ،سابق ڈپٹی میئر بھگوان واگھمارے۔ حاجی غلام محمد منٹھو ، وشال بدھ ونت ،عبدالوسیم ،ڈاکٹر دھرراج چوہان و ہاکرس اسوسی ایشن کے نو منتخبہ صدر معین مولوی پروگرام کے آغاز میں اس پروگرام کے کنوینر زین فاونڈیشن کے محمد غوث نے بتایا کافی دنوں سے یہ بات محسوس کی جارہی تھی کہ ایک جیسے حالات کے شکار اس ملک کے دو بڑے طبقات جن کو اس ملک کے اقتدار میں رہنا چاہیے انھیں کچھ طاقتیں آپس میں لڑا کر اپنا الو سیدھا کررہی ہیں وقت کا تقاضہ ہے دونوں طبقات یکجا آجائیں تاکہ وہ اپنے جمہوری حقوق حاصل کرسکیں انھوں نے کہا کہ دونوں طبقات کے سنجیدہ لوگوں کی بھی یہی خواہش ہے محمد ضیاء الدین (ایڈیٹر ریجنل نیوز) نے اس امر پر حیرت اور تاسف کا اظہار کیا کہ روزمرہ کی زندگی میں جس مسلم سماج کے ساتھ او بی سی سماج کے نزدیکی تعلقات ہیں اور اکثر معاملات میں یہ ایک دوسرے پر منحصر ہیں ان سے او بی سی سماج ان کی ایماء پر پرخاش رکھتا ہے جنھوں نے انھیں ہزاروں سال تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے انھوں نے کہا کہ منوواد ایک استحصال کرنے والی سوچ ہے اور بدقسمتی سے وہ برسر اقتدار ہے اور ملک میں بےچینی کا ماحول بنائے رکھنا چاہتی ہے اور زیر بحث وقف امینڈمنٹ بل اسی کا ایک حصہ ہے جس کی شدت کے ساتھ ہر سطح پر مخالفت کی جانی چاہیے وہیں انھوں یہ بھی کہا کہ مراٹھواڑہ میں اوقاف کے فواید مستحق لوگوں کو نہ ملنے سے عام لوگ ناراض ہیں ہم کو جرات کے ساتھ ان لوگوں کو بے نقاب کرنا چاہیے جنھوں نے مستحق لوگوں کا حق غصب کیا ہے حاجی غلام محمد منٹھو نے اس امر پر اظہار تاسف کیا کہ ملت اپنی غفلت سے جاگنے تیار ہی نہیں لوگ محض اپنے موبایل سے میسیج بھیجنے کی ضرورت بھی گوارہ نہیں کررہے ہیں اس سے زیادہ افسوسناک بات کیا ہوسکتی ہے انھوں نے لوگون سے اپیل کی کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنا احتجاج درج کرائیں بھگوان واگھمارے نے محمد غوث زین کو آج کے پروگرام کے انعقاد کے لیے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ سلسلہ آگے بڑھنا چاہیے ڈاکٹر دھرم راج چوہان نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے ہر احتجاج سے پہلے اس پر باریکی سے ہر پہلو پر غور کریں کیوں کہ این آرسی کے مسلمانوں کے احتجاج کے نتیجے میں بی جے پی یوپی کا اقتدار ہتھیانے میں کامیاب ہوگئی وشال بدھ ونت نے کہا کہ ہمیں اپنے حقوق کی لڑائی مل کر لڑنا ہوگی مسلمان جب بھی کسی مسلے پر احتجاج کریں او بی سی کے لوگوں کو ساتھ لیں تحسین احمد خاں نے اپنے جذباتی خطاب میں استفسار کیا کہ یہ قوم آخر کب جاگے گی انھوں نے یاد دلایا کہ جب گجرات کے فسادات ہوئے تھے تب معروف میگزین آوٹ لگ نے اپنی کور اسٹوری میں لکھا تھا کہ آزاد بھارت میں ایک نیا اچھوت طبقہ وجود میں آگیا ہے لیکن قوم کو کوئی احساس نہیں حکومت نے من مانی کیے ذریعہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے قوانین پاس کرالیے اور شاید یہ بل بھی ایسے ہی پاس ہوجاے اس موقع پر شبیر انصاری کی کتاب منڈل نامہ کی رسم اجرائی معزز مہمانان کے ہاتھوں عمل میں آئی خاص بات یہ کہ بھگوان واگھ مارے نے اس کتاب کو خرید کر لوگوں میں تقسیم کیا شبیر انصاری نے اپنے صدارتی خطاب میں مسلم او بی سی کے لیے ان کی جدوجہد کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ آج کا ہمارا وقف بورڈ محفوظ ہاتھوں میں نہیں ہے اور ہمیں بہت ساری بری خبروں کو سننے کے لیے تیار رہنا چاہیے پروگرام کا اختتام سابق ڈی وای ایس پی انور خاں کے شکریے پر عمل میں آیا اور نظامت محمد احتشام نے کی۔

حیدر باغ میں کانگریس لیڈر عبدالسلام چاول والا کے مکان میں چوری، نامعلوم افراد نقدی ڈھائی لاکھ وسامان لیکر فرار

ناندیڑ: (حیدر علی) 10 ستمبر: دیگلور ناکہ کے حیدر باغ علاقے کے رہائشی عبدالسلام چاول والا کے مکان میں چوری کی واردات رونما ہوئی۔ عبدالسلام کے مطابق وہ 6 ستمبر کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ ممبئی گئے ہوئے تھے اور آج، 10 ستمبر کی صبح جب وہ گھر واپس آئے، تو انہوں نے گھر کا دروازہ کھلا ہوا پایا۔ اندر جا کر دیکھا تو گھر کا سامان بکھرا ہوا تھا۔ چوری کا شبہ ہونے پر انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی۔ اتوارہ پولیس اور ڈی وائے ایس پی سشیل نائیک، پولیس انسپکٹر رنجیت بھوئیٹے موقع پر پہنچ کر ابتدائی تحقیقات کا آغاز کیا۔ عبدالسلام کے مطابق چور گھر سے ڈھائی لاکھ روپے نقدی، زیورات، قیمتی گھڑیاں اور دیگر سامان لے گئے۔ اتورہ پولیس ڈاگ اسکاڈ اور سی سی ٹی وی کیمروں کی مدد سے بھی چوروں کا سراغ لگانے کی کوششیں کررہی ہیں۔

دارالعلوم غریب نواز ناندیڑ میں مقابلہ نعت کا کامیاب انعقاد

اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے: مولانا محمد دانش امجدی

ناندیڑ: (راست) شہر ناندیڑ میں واقع اہل سنت وجماعت کی عظیم درسگاہ دارالعلوم غریب نواز میں ہر ماہ کی طرح اس ماہ بھی ۶ ربیع الاول بروز پیر محفل چھٹی شریف کا اہتمام کیا گیا، جس کے حسین موقع پر طلبائے دارالعلوم کے مابین مقابلۂ نعت کا انعقاد عمل میں آیا، جس میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو ترغیبی اسناد وانعامات سے نوازا گیا۔ اس موقع پر حضرت مولانا محمد دانش امجدی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم جن کی نعت پڑھتے ہیں یقیناً وہ سنتے ہیں اور یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو سنتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا کہ وہ انبیاء کے جسم کو کھائے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں بلکہ انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ حیات نبی پر دلائل عقلیہ ونقلیہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حیات نبی کو آنکھ والے ہی دیکھ سکتے ہیں ہمارے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ امام احمد رضا نے دیکھا تو عشق رسالت میں مچل کر فرمایا:

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

قبل ازیں مقابلۂ نعت کا آغاز محمد ابوبکر کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہ حضرت قاری فیاض صاحب نے باضابطہ طلبا کو یکے بعد دیگرے مقابلہ کے لئے مدعو کیا۔ فیصل کے فرائض حضرت مولانا عالم صاحب (خطیب وامام مدینہ مسجد) حضرت قاری عبد الرشید صاحب (خطیب وامام مسجد عثمان شاہی میل گیٹ) حضرت مولانا سید احمد علی صاحب (استاد دارالعلوم ہذا) نے انجام دیا۔ آخیر میں حضرت مولانا محمد دانش امجدی نے کامیاب طلبا میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم محمد فیضان بن محمد عالم یو۔پی۔ دوم علی اصغر بن شیخ نظام امباجوگئی اور سوم مجسم بن عبد العزیز یو۔پی۔ کے ناموں کا اعلان فرما کر حضرت مفتی منشاداحمد مصباحی، حضرت قاری عبدالرشید اور حضرت مولانا عالم صاحبان کے دستہائے مبارک سے اسناد وانعامات کی تقسیم فرمائی۔ محفل کا اختتام صلاۃ وسلام اور مفتی صاحب قبلہ کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر جملہ اساتذہ وطلبا، کمیٹی ممبران اور دیگر سامعین موجود تھے۔ اس طرح کا پریس نوٹ مولانا رفیق برکاتی مصباحی صاحب نے جاری کیا۔

کسانوں کو 50 ہزار فی ہیکٹر اور کارپوریشن حدود کے

سیلاب متاثرین کو 25 ہزار روپے مالی امداد دیں: این سی پی کا مطالبہ

ناندیڑ: 10/ستمبر (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ تعلقہ میں گزشتہ ہفتے ہوئی موسلادھار بارش سے کھیتوں میں کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔ ناندیڑ شہر میں بھی شہریوں کے گھروں میں پانی داخل ہونے سے کئی علاقوں کو نقصان پہنچا ہے۔ لہذا، این سی پی شرد چندر پوار کے ناندیڑ سٹی ضلع صدر ڈاکٹر سنیل کدم کی قیادت میں 10 ستمبر کو ریزیڈنٹ کلکٹر مہیش کمار وڈاکر کو ایک یادداشت پیش کی گئی تاکہ کسانوں کو 50 ہزار روپے فی ہیکٹر اور فی خاندان 25 ہزار روپے کی مالی امداد دی جائے۔ ناندیڑ تعلقہ میں زبردست بارش ہوئی۔ اس بارش کی وجہ سے سویابین، اودے، مونگ، کپاس، جوار اور دیگر زرعی فصلوں کو کافی حد تک نقصان پہنچا ہے۔ جس کی وجہ سے کسان مالی بحران کا شکار ہے۔ کسانوں کو فی ہیکٹر 50 ہزار روپے کی فوری مالی امداد دی جائے اور ناندیڑ میونسپل کارپوریشن حدود میں شدید بارشوں سے مکانات کو نقصان پہنچا۔ گھروں میں پانی جمع ہونے کی وجہ سے روزمرہ کے آلات، طلباء کے اسکول کا سامان، کھانے پینے کا سامان وغیرہ خراب ہوگئے ہیں۔ اس لیے ایک میمورنڈم میں مطالبہ کیا گیا کہ ہر خاندان کو 25 ہزار روپے کی مالی امداد دی جائے۔ اس موقع پر ضلع صدر ڈاکٹر سنیل کدم، ریاستی نائب صدر مسز کلپنا تائی ڈونگلیکر، ضلع نائب صدر تاتے راو پالیگاؤں کر، گنگادھر کاوالے، شفیع الرحمان، ضلع جنرل سکریٹری گنیش انا تدلاپور کر، یونس خان، کے علاوہ دیگر موجود تھے۔

ڈسٹرکٹ ہسپتال میں خودکشی سے بچاؤ کا عالمی دن منایا گیا

ناندیڑ: 10/ستمبر (ورق تازہ نیوز) پریرنا پروجیکٹ فارمر کونسلنگ اور ڈسٹرکٹ مینٹل ہیلتھ پروگرام کے تحت ڈسٹرکٹ ہسپتال ناندیڑ میں خودکشی سے بچاؤ کا عالمی دن منایا گیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ ہسپتال کے ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر۔ نیل کنٹھ بھوسیکر نے کسانوں کی خودکشی اور نوجوانوں کی خودکشیوں کو روکنے کے طریقہ کے بارے میں رہنمائی کی۔ مذکورہ ہفتہ کے موقع پر ضلع میں دماغی صحت پروگرام اور موٹیویشن پراجیکٹ کے تحت مختلف بیداری پروگرام اور دماغی صحت کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ ساتھ ہی آشا کے ذریعے ہر گاؤں میں کسانوں کا سروے کیا جائے گا۔ ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر نیل کنٹھ بھوسیکر نے ضلع کے افسردہ اور ذہنی طور پر معذور کسانوں، طلباء اور شہریوں سے اپیل کی کہ وہ ڈسٹرکٹ ہسپتال ناندیڑ کے او پی ڈی نمبر 35 میں مفت کونسلنگ روم سے فائدہ اٹھائیں۔ اس وقت ٹرینی سائیکاٹرسٹ ڈاکٹر بھارتی کنڈل نے ضلع اسپتال کے افسران اور عملہ کے ساتھ ساتھ گورنمنٹ نرسنگ کالج کے طلبہ کی رہنمائی کی۔ اس بار پلیٹ فارم پراتی۔ ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر۔ ڈاکٹر سنجے پرکے، ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسر۔ راجا بھاؤ بٹے، ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسر ڈاکٹر۔ ودیا جھائن، این سی ڈی نوڈل آفیسر ڈاکٹر۔ ہنومنت پاٹل، ریزیڈنٹ میڈیکل آفیسر ڈاکٹر۔ پشپا گائیکواڑ، ماہر نفسیات ڈاکٹر۔ شاہو شرادھونکر، میٹرن سنیتا راٹھوڑ اور گورنمنٹ نرسنگ کالج کا تمام عملہ اور طلباء موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت شیتل ادگیر کرنے کی جبکہ تعارف جے شری گوردوار نے پیش کیا اور شکریہ ماہر نفسیات ڈاکٹر کیلاس چوان نے ادا کیا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے روپالی مسکے، ارون واگھمارے، بالاجی گائیکواڑ، پرکاش آہر، سنیل ٹوٹے واڈ، سنیل کھنڈاگلے اور ارچنا بھوسلے نے سخت محنت کی۔

जा.क्र. मनपा/क्षे.का.3/नावपरि/ 352/24-25
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड
दि. 21/06/2024

जाहिर प्रगटन

संचिका क्र. 61/क्षे.का.क्र.03/40/24-25
प्रकरण: नांव परिवर्तन करणे बाबत.
या जाहीर प्रगटनाच्या आधारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की **श्री/श्रीमती वसंत पुंडलीकराव सावंत रा. जनताकॉलनी** नांदेड यांनी या कार्यालयात अर्ज सादर केला आहे की, **सव्हे. नं.-- पैकी सि.स.नं.--** गाव नमुना सात **प्लॉट नं.** 12 ज्याचा महानगरपालिका **मालमत्ता क्र.1-6-52 (पीन नं.4010102773)पुंडलीकराव संभाजी सावंत** यांच्या नांवे असलेली मालमत्ता यांचेकडून अर्जदाराने **कन्व्हेन्स डीड नं.3125 दि.16-01-2023** आधारे विकत घेतली आहे/वारसा हक्काने प्राप्त झालेली आहे. तरी त्यांचे नांवे कर अकरणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे.

तरी या संबंधात काही आक्षेप असल्यास त्यांनी हे पत्रक प्रसिध्द झाल्याच्या तारखेपासून (15) दिवसाच्या आत या कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासहीत दाखल करावा. नसता वरील अवधी संपल्यानंतर अर्जदाराच्या नावाने वरील प्रमाणे मालमत्ता नोंद घेण्यात येईल.

चतु:सिमा:-

पुर्वेस :- सोसायटीचा रस्ता आहे.
पश्चिमेस :- सार्वजनिक रस्ता आहे.
दक्षिणेस :- श्री आठवले यांचे घर आहे.
उत्तरेस :- गोवंदे यांचे घरआहे.

सा.आयुक्त,
क्षे.कार्यालय ३.शिवाजीनगर
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका,नांदेड

عمان جانے والے مسافرین کیلئے بڑی خبر

مسقط: عمان کی جانب سے مفت ویزا دینے کا اعلان کردیا گیا، جس کی مدت 10 دن ہوگی اور اس سے مسافر اور کریو ممبرز دونوں مستفید ہوسکیں گے۔ ویزا کی مفت سہولت سے سلطنت عمان کا سفر کرنے والے بحری جہازوں کے مسافروں اور عملے کے ارکان کو 10 دن کا مفت وزٹ ویزا دیا جائے گا، یہ فیصلہ عمان میں سیاحت کی صنعت کو فروغ دینے کے لیے کیا گیا ہے تاکہ مزید سیاحوں کو یہاں آنے کے لیے راغب کیا جاسکے۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس اینڈ کسٹمز لیفٹیننٹ جنرل حسن بن محسن الشورائقی نے اس بات کا اعلان کیا، اس سہولت کے تحت غیر ملکیوں کے رہائشی قانون کے ایگزیکٹیو قواعد کی کچھ شقوں میں ترمیم کی گئی۔ اس فیصلے کے تناظر میں غیر ملکیوں کے رہائش کے قانون کے ایگزیکٹیو قواعد کی کچھ دفعات میں درج ذیل ترامیم کی گئی ہیں: سیاحتی مقاصد کے لیے عمان جانے کے خواہشمند مسافروں اور عملے کے لیے سیاحتی جہاز کے ایجنٹ کی درخواست پر مجاز اتھارٹی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ ویزا جاری ہونے کے 30 دنوں کے اندر اندراج مکمل کرنا ضروری ہے۔ سیاحتی مقاصد کے لیے عمان جانے کے خواہشمند مسافروں اور عملے کے لیے سیاحتی جہاز کے ایجنٹ کی درخواست پر مجاز اتھارٹی کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ ویزا جاری ہونے کے 30 دنوں کے اندر اندراج مکمل کرنا ضروری ہے۔

ناگپور ہٹ اینڈ رن کیس میں بی جے پی صدر کے بیٹے کے خلاف کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟

لیڈر کے بیٹے کو بچانے کے لیے پولیس پر کس کا دباؤ؟: اتل لونڈھے

ممبئی: بی جے پی کی قیادت والی مہایوتی حکومت میں حکمرانوں اور ان کے رشتہ داروں کو لا اینڈ ا؟ رڈر کا کوئی خوف نہیں رہ گیا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ان سب کو قانون ونظم وضبط کی پاسداری کی کھلی چھوٹ ملی ہوئی ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے کے بیٹے سنکیت باونکولے کی آڈی کار میں بیٹھے شرابی نوجوانوں نے ناگپور میں کئی کاروں کو ٹکر ماردی۔ لیکن باونکولے کے بیٹے کے خلاف ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ آخر پولیس پر کارروائی نہ کرنے کا دباؤ کس کا ہے؟ یہ سخت سوال ریاستی کانگریس کے چیف ترجمان اتل لونڈھے نے کیا ہے۔ اس سلسلے میں بات کرتے ہوئے اتل لونڈھے نے کہا کہ ناگپور میں جس آڈی کار نے تین چار لوگوں کو ٹکر ماری تھی، وہ بی جے پی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے کے بیٹے سنکیت باونکولے کی ہے۔ اس حادثے کے بعد گاڑی کی نمبر پلیٹ اتار کر شواہد چھپانے کی کوشش کی گئی۔ بجاج نگر کے اس کار حادثے میں ایک شخص کے کندھے پر چوٹ آئی لیکن وہ کچھ کہنے کو تیار نہیں ہے۔ دو اور لوگ زخمی ہیں اور وہ بھی کچھ نہیں کہہ رہے۔ حادثہ رات 12.36 بجے پیش آیا۔ ایسے میں یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ رات 12.30 سے 1 بجے کے درمیان سنکیت باونکولے کا لوکیشن کیا تھا؟ پولیس نے ابھی تک سنکیت باونکولے کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی ہے؟ سوال یہ ہے کہ سنکیت باونکولے کو بچانے کے ساتھ اس معاملے کو دبانے کی کون کوشش کررہا ہے۔ اتل لونڈھے نے کہا کہ کیا حکمران لیڈروں کے بچوں کے لیے عوام کی جانیں سستی ہوگئی ہیں؟ 'ہٹ اینڈ رن' کیسز میں بی جے پی اور حکمراں پارٹی کے لیڈروں کے بچے یا رشتہ دار کیوں زیادہ نظر آتے ہیں؟ کیا مہایوتی حکومت میں شامل لیڈروں کے لیے لوگوں کی جانوں کی کوئی قیمت نہیں ہے؟ یہ وہ حکومت ہے جو صرف اپنے لیڈروں اور پیسہ چوروں کو تحفظ دیتی ہے۔ لیکن اس حکومت کو مستقبل میں اس کی قیمت چکانی پڑے گی۔ لونڈھے نے کہا کہ اب عوام اس حکومت کو منہ توڑ جواب دیں گے۔

Ayesha Tours Haj & Umrah Packages
عائشہ عمرہ ٹورز کی بہترین پیشکش
◄ بہترین لذیذ کھانے ◄ قریب رہائش ◄ ہر عمرہ ٹور کے ساتھ ٹور آپریٹر کی موجود
روانگی 17-09-2024 واپسی 02-10-2024 90,000 SAUDIA
روانگی 17-09-2024 واپسی 07-10-2024 1,00,000 (Saudi Airlines)
◄ ڈائریکٹ فلائٹ سے روانگی اور واپسی۔
◄ حرم سے ہوٹل کا فاصلہ صرف ۵۰۰ میٹر پر۔
◄ مدینہ میں ہوٹل کا فاصلہ صرف ۲۰۰ میٹر پر۔
◄ عائشہ ٹورس کی جانب سے ۶ عمرہ تجربے کار گائڈ کے ساتھ کرائے جائنگے۔
◄ مکہ اور مدینہ میں مقدس مقامات کی زیارتیں۔
◄ طائف، جنگ بدر، وادی جن، بیئر روحہ، بیئر شفاء
◄ جبل ملائکہ، بیئر غرض کی زیارت ٹور کی جانب
◄ ٹور کی جانب سے ۵ لیٹر زم زم مفت۔
6 Umrah From Ayesha Tours: Umrah From Taif, Sulay Hudaibiyah, Masjid Al Jorana, Miqat Yalamlam, Masjid-e-Ayesha, Dhu Al-Hulaifah; Badar Free, Taif Free, Wadi-e-Jin Free
روانگی 31-10-2024 واپسی 15-11-2024 95,000 (Saudi Airlines)
Diwali Package
روانگی 26-10-2024 واپسی 15-11-2024 1,05,000 (Saudi Airlines) Akasa Air
Ayesha Tours Haj & Umrah Packages 9822725003
Nanded Branch : Shop No: 1, Babuseth Complex Railway Station Road, Nanded -431601
Mohammed Noor Ahmed 9922263786

9545332211 عبدالماجد
8999942523 عبدالرحمٰن
زِینت جیولرس
ہمارے یہاں ہال مارک اور (916) کے زیورات ماہر کاریگری کی نگرانی میں تیار ہوتے ہیں اور سونے کے عربی وترکی ڈیزائن کے عمدہ اور خوبصورت زیورات تیار اور آرڈر پر بھی ملتے ہیں۔
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
KULSUM JEWELLERS
Mob: 9860871766 پروپرائٹر: محمد انیس

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔